# حیدرنامہ

## کنز مخطوط

(ترجمہ بزبان اردو)

مترجم

ڈاکٹر محمد صبغۃ اللہ

# حیدر نامہ

## کی تلخیص اور اردو ترجمہ

مصنف

انعام دار ملپّا

مترجم

ڈاکٹر محمد صبغۃ اللہ

جملہ حقوق بحق مرتب و مترجم محفوظ


| | |
|---|---|
| کتاب کا نام | حیدر نامہ (کنڑا کی تلخیص) |
| مرتب و مترجم | ڈاکٹر محمد صبغۃ اللہ |
| پہلا ایڈیشن | 2013 |
| صفحات | 44+4 |
| قیمت | Rs.50/= |

ملنے کا پتہ

مالک پبلی کیشنز

نمبر 12-50 'آشیانہ' فورتھ مین وسنتپا بلاک

گنگا نگر بنگلور 560 032

Nawab Hyder Ali Khan Bahadur

2. HYDER-NAMA (p. 79).

Mysore Archæological Survey.]

# فہرست


| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | حیدر علی کے آباؤاجداد | 3 |
| 2۔ | حیدر علی کا عروج | 4 |
| 3۔ | مرہٹوں سے تعلقات | 20 |
| 4۔ | مرہٹہ امور | 25 |
| 5۔ | انگریزی طاقت کے بارے میں نواب حیدر علی کے خیالات | 31 |
| 6۔ | ضمیمہ (الف) | 40 |
| 7۔ | ضمیمہ (ب) | 43 |
| 8۔ | ضمیمہ (ج) | 44 |

# حیدر نامہ کی تلخیص
## اور اُردو ترجمہ

سلطنت خداداد کے بانی حیدر علی کی تاریخ کے لئے کافی ذرائع اور زبانوں میں موجود ہیں جیسے انگریزی، فرنچ، فارسی وغیرہ ان میں ایک اور اضافہ کنڑ زبان میں تصنیف کیا ہوا حیدر نامہ کا بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس کا مصنف حیدر علی کا ہم عصر ہے جس کے بارے میں تفصیلات نہیں ملتیں۔ یہ مخطوطہ کارتک کاشی زسمہا اتعادر لنکور کی ملکیت ہے جو اتعادر ارطیا کے ورثاء میں ہیں۔ اتعادر ارطیا کرشناراج وڈیر سوم کے درباری افسر تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے آباواجداد حیدر علی و ٹیپو سلطان کے ملازم تھے۔ ان کے دادا کا نام بھی ملیا تھا وہ حیدر علی کے ہمعصر تھے۔ مخطوطہ کی نشان دہی کے لئے اس کا نام ملیا کا مخطوطہ رکھ لیا گیا ہے۔ اس مخطوطہ کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اصل مخطوطہ کی نقل ہے۔ اصل مخطوطہ کی ایک اور نقل میسور کے محل کے کتب خانہ میں محفوظ کردیا گیا جس میں تاریخ، تصنیف، ترقیمہ وغیرہ موجود ہے۔ لیکن اس مخطوطہ میں ترقیمہ تاریخ وغیرہ نہیں ہے۔ اس مخطوطے میں 103 اوراق اور 206 صفحے ہیں جس کو دیسی کاغذ پر لکھا گیا ہے۔

مخطوطہ کی تاریخ تصنیف حیدر نامہ کے مطابق (محل کے کتب خانہ والے نسخہ کے مطابق) کرودھی سموسترا آسادھ شدھ ایکادسی منگل ہے۔ اس تاریخ میں ہندوستانی الفاظ کا استعمال ثابت کرتا ہے کہ یہ مخطوطہ مسلمانوں کے دور میں تصنیف ہوا۔ اس مخطوطہ میں حیدر علی کے حالات ان کے انتقال تک کے ملتے ہیں ٹیپو سلطان کی صرف تخت نشینی کا ذکر کرتے ہوئے مخطوطہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس مخطوطہ کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ حیدر علی کے زمانے کے معمولی اور چھوٹے سے چھوٹے واقعات کا تذکرہ

بھی اس میں موجود ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شاید یہ ہندو افسر حیدر علی کے بالکل قریب ہی نہیں بلکہ حیدر علی کی حکومت سے بھی جڑا ہوا تھا۔ مندرجہ بالا تاریخ میں منگل کے دن کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں رہ جاتا اس حوالے سے جب ہم تاریخ کا معائنہ کرتے ہیں تو اس کے مطابق منگل کے دن کی تاریخ ۲۹ جون ۱۷۸۱ء آتی ہے۔ حیدر علی کی تاریخ وفات ۷ دسمبر ۱۷۸۲ء ہے۔ درمیانی 18 ماہ کا وقفہ شاید اس سوانحی خاکہ کی تیاری میں صرف ہوا ہوگا۔

## تاریخی اہمیت

اس حیدر نامہ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ سوانحی خاکہ تاریخ وار روزنامچہ ہے۔ اس میں ہر واقعہ تاریخ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مخطوطہ کے شروعات میں مصنف نے خود لکھا ہے۔ 'دربار حیدر علی خان بہادر کا جنھوں نے سرنگاپٹم پر حکومت کی'۔ اس مخطوطہ میں مصنف نے اپنے ہیرو کی زندگی کے سارے واقعات سال بہ سال بیان کیا ہے۔ فطری طور پر یہ مخطوطہ ان کے انتقال پر ختم ہو جاتا ہے۔ اگرچہ کہ حیدر علی کے بارے میں تاریخ نے بہت کچھ جان لیا ہے لیکن اس مخطوطہ کی اہمیت یہ ہے کہ اس مخطوطہ سے ایک طرف تاریخی واقعات کی توثیق ہوتی ہے تو دوسری طرف مؤرخوں کو یہاں وہاں نیا مواد بھی فراہم ہوتا ہے۔ اس مخطوطہ کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ مصنف نے اپنی تصنیف میں صحت مند، آزادی اور صاف بیانی سے کام لیا ہے جس کی ایک درباری واقعہ نگار سے ہرگز امید نہیں کی جاسکتی جیسے وہ حیدر علی کی مدح سرائی کرتا ہے اس لئے کہ ایک غاصب ہونے کے باوجود انھوں نے کس طرح میسور کی آزادی کو بچایا اپنی حکمت عملی اور سپہ سالاری سے میسور کی حکومت کو اپنے ہمعصر حکومتوں میں جنوبی ہندوستان کی حکومتوں میں اونچا درجہ دلایا۔

اس کے ساتھ ہی وہ اپنے ہیرو کی عادات اور حماقت، کم فہمی پر ملامت بھی کرتا ہے۔ اگرچہ کہ وہ میسوری روایت (کسی واقعے کی کسی خاص شخص کے نقطہ نظر سے) بہت سے مواقع جیسے حیدر علی کے جنگ ارنی کے موقع پر فیصلہ کن فتح کا بیان کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی بڑی صفائی کے ساتھ بہت سے مواقع پر

شکست کا بیان بھی کرتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ ایک صحیح مورخ ہے کسی بھی معنی یا مفہوم سے وہ وکیل، حمایتی، مداح یا قصیدہ خواں نہیں ہے حیدر علی کی زندگی سے متعلقہ واقعات چاہے وہ دشمن کے بیان کردہ ہوں یا ان کے مسلم سکریٹریوں کے تحریر کردہ ہوں۔ علیا کے اس کارنامے کو ہم خوش آمدید کہیں گے کیونکہ وہ ان دونوں کے بیان کردہ واقعات کی ایک حد تک تصدیق کرتا ہے۔

علیا کے مخطوطہ میں فراہم کردہ معلومات کا یہاں پر خلاصہ پیش کیا جارہا ہے۔ اہم دلچسپ نکات یا معلوم اختلافات نیز ان کے اختلافات کو فٹ نوٹ میں دیا جارہا ہے۔

**پروفیسر محمد صبغۃ اللہ**

4

# حیدر علی کے آباواجداد[1]

## فتح علی

حیدر علی کے آباواجداد عرب کے باشندے تھے جو بیجاپور میں آکر قیام پذیر ہوگئے تھے اور وہاں ملازمت اختیار کرلی تھی[2]۔ چند دن بعد اس خاندان کے چند افراد جن میں حیدر علی کے والد بھی شامل تھے کولار آگئے[3]۔ چند دن یہاں قیام کرنے کے بعد سرا کے گورنر دلیر[4] خاں کے پاس ملازمت اختیار کرلی اور اپنے خاندان کے ساتھ کمبلی میں قیام پذیر ہوگئے جو آئندہ انہیں کی جاگیر بن گئی[5]۔ ان کے ایک بھائی غلام حیدر مدھوگری کے ملیکار جنیا کے پاس رہے، چچا علی صاحب بالاپورا کلاں[6] کے قلعدار کے پاس ملازم رہے۔ مگر فتح علی اپنے خاندان کی ترقی و قسمت کی بلندی کو دیکھنے کے لئے کافی دن زندہ نہیں رہ سکے کیونکہ وہ چترکل (چتردرگ) کی جنگ میں پالیگار کے خلاف جنگ کرتے ہوئے شہید ہوگئے[7]۔

---

۱۔ وکس حیدر علی کے آباواجداد کے تذکرہ کے بارے میں بیان کرتا ہے، فتح محمد کے گنبد کولار اور دوسری ریاستوں کی جانچ کرتا ہے جو مختلف ریکارڈوں اور زبانی معلومات پر منحصر ہے حیدر نامہ کی بہ نسبت بہت تفصیل سے بیان کرتا ہے۔

۲۔ محمد بہلول حیدر علی کے آباواجداد میں پہلے معلوم شخص ہیں۔ وہ اپنے دو فرزندوں کے ساتھ پنجاب سے جنوبی ہند آئے اور آلند گلبرگہ میں مقیم ہوگئے۔ وکس تاریخ میسور، جلد ۱، ۲۹۱۔

۳۔ دونوں فرزندوں کی شادیوں کے بعد سرا چلے گئے۔ حیدر علی کے والد کی پیدائش کے بعد پھر کولار واپس آگئے۔

۴۔ وکس نے درگاہ قلی خاں بتایا ہے جو فتح محمد کے کارناموں سے بہت متاثر ہوا۔ دوسرے بھائی تانگ کے پاس ملازم رہے وہ گنجی کوٹہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔

۵۔ وکس کے پاس کمبلی کا ذکر نہیں ہے وہ لکھتا ہے کہ بودی کوٹہ اس کو جاگیر میں دیا گیا تھا۔

۶۔ یہ تفصیلات وکس کے پاس نہیں ہیں۔

۷۔ ان کو کولار کے مقبرہ میں دفنایا گیا۔ لیکن وکس لکھتا ہے کہ جنگ میں فتح محمد نے جان دے دی۔

5

# حیدر علی کا عروج

## میسور میں ملازمت

حیدر علی کی ابھرتی طاقت نے کس طرح زینہ بہ زینہ طے کیا، اس کتاب میں اس کا بڑا اچھا جائزہ لیا گیا ہے۔ والد کے انتقال پر بیٹے کو وراثت میں دس ہزار ورحال (سکہ رائج الوقت کا نام) کا قرضہ ملا۔ نواب سرا نے حساب کی جانچ پڑتال کے بعد قرضہ کی ادائیگی کا تقاضہ شروع کر دیا۔ اس خاندان کے پاس قرضہ واپس کرنے کی طاقت نہیں تھی۔ فتح علی کے دونوں فرزندوں نے قرض کی رقم کے لئے اپنے بال بچوں کو بطور یرغمال نواب سرا کے پاس چھوڑ دیا۲ اور رقم کی حصول کے لئے اپنے چچاؤں کے پاس چلے گئے ۳۔ مدھوگری کے چچا کی مدد سے سری رنگاپٹن ۴ کے دیوان دلوائی سے رقم حاصل کی، اس کے بدلے حیدر علی اور ان کے بھائی نے میسور کی ملازمت اختیار کر لی ۵ غلام حیدر کے انتقال کے بعد ان کا دفتر شاہ صاحب کو عطا کیا گیا جو حیدر علی کے بھائی تھے ۶

---

۱۔ ولکس نے قرضہ کی صریح رقم نہیں لکھی ہے وہ لکھتا ہے کہ سرا کے گورنر نے اسے بہانہ بنا کر حیدر علی کے خاندان کے آبائی ملکیت پر تصرف ناجائز کرنا چاہتا تھا۔ یہی وہ ظالمانہ رویہ تھا جس کا حیدر علی نے ۳۲ سال بعد بدلہ لیا۔ ایضاً۔ صفحہ ۱۵۳۔

۲۔ ولکس اسکو ظاہر نہیں کرتا اس کے مطابق اس وقت حیدر علی کی عمر پانچ سال تھی اور بڑے بھائی کی عمر نو سال ان کی ماں کے ساتھ وہ بنگلور چلے آئے۔

۳۔ ولکس کے مطابق بنگلور میں حیدر کے ممیرے چچا بنگلور کے قلعدار تھے۔

۴۔ ولکس اس حقیقت کو بیان نہیں کرتا۔

۵۔ ولکس کے مطابق حیدر علی نے کوئی ملازمت اختیار نہیں کی وہ بھائی کے ساتھ رہتے کبھی کبھی بھائی کی مدد کیا کرتے۔

۶۔ ولکس اس نکتہ پر خاموش ہے۔

## دیون ہلی کا محاصرہ

حیدر علی کی نمود سب سے پہلے شک ۱۶۶۸ء مطابق ۱۷۴۶ء دیون ہلی کے محاصرہ میں ہوئی جبکہ کراچوری نج راج ارس نے دیون ہلی فتح کرنے کے لئے اس کا محاصرہ کیا تھا۔ جس میں صرف حیدر علی کامیاب رہے۔ اس بہادری پر کراچوری نج راج ارس خوش ہوا اور حیدر علی کو پچاس سوار اور دو سو پیادوں کا سالار بنا دیا گیا۔[1][2]

## کرناٹک کے حالات

حیدر علی کو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ ابھرنے کا موقع کرناٹک میں حاصل ہوا کرناٹک کے ابتر حالات نے دکن کے صوبہ دار کی توجہ مبذول کرلی جو ترچناپلی فتح کرنے کے بعد ملک کو انور الدین کے حوالے کیا گیا۔ لیکن اس جگہ کے لئے چندا صاحب بھی امیدوار تھا یہ قدیم شاہی خاندان کا فرد تھا۔ اس خبر کو سنتے ہی ناصر جنگ، صوبیدار دکن ایک بڑی فوج کے ساتھ آرکاٹ پہنچا تو چندا صاحب پانڈیچری فرار ہوگیا۔ اس وقت بارش کا موسم تھا۔ ناصر جنگ کو حیدر آباد واپس جانا تھا۔ حیدر علی جو اپنے بھائی کے ساتھ برگی وینکٹ راؤ کے ساتھ ناصر جنگ کی مدد کے لئے آئے ہوئے تھے اس خانہ جنگی سے فائدہ اٹھایا جو ناصر جنگ اور اس کے بھائی کے درمیان چھڑی ہوئی تھی چندرہ عدد اونٹ جو اکبر شاہی مہروں سے لدے ہوئے تھے قبضہ کرلیا۔[3]

---

۱۔ اس کا بیان ولکس کے پاس نہیں ہے۔

۲۔ اسی طرح کا بیان ولکس کے پاس بھی ملتا ہے لیکن وہ ایک جملہ کا یہ بھی اضافہ کرتا ہے کہ حیدر علی کو قلعہ کے ایک دروازہ کا انچارج بنا دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی اپنی فوجی نوکری میں جوان بھرتی کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ ایضاً۔ صفحہ ۱۵۳ - ۱۵۴۔

۳۔ ولکس دو اونٹوں کا ذکر کرتا ہے جو اشرفیوں سے لدے ہوئے تھے۔ ایضاً۔ صفحہ ۱۶۷۔

## ترچناپلی

حیدر علی کو ایک اور موقع فراہم ہوا جبکہ چندا صاحب نے ترچناپلی کا محاصرہ کیا[1]۔ محمد علی اس وقت کے نواب آرکاٹ نے سرنگاپٹم کے راجہ سے درخواست کی کہ اس محاصرہ کو اٹھانے میں مدد دیں، اس کے بدلے وہ ترچناپلی سرنگاپٹم کے حوالے کردیگا۔ شک ۱۱۶۴ھ مطابق ۱۷۵۱ء کراچوری نج راج دس ہزار سوار، پچاس ہزار پیادہ اور چند توپوں کے ساتھ ترچناپلی روانہ ہوا تاکہ محمد علی کی مدد کی جاسکے اس جنگ میں چندا صاحب مارا گیا اور محاصرہ اٹھالیا گیا تو نج راج نے محمد علی سے وعدہ کے مطابق قلعہ ترچناپلی، سرنگاپٹم کے حوالے کرنے کے لئے کہا، محمد علی اپنے وعدہ سے مکر گیا اور قلعہ نج راج [2] کے حوالے کرنے سے انکار کردیا۔ اس محاصرہ کے دوران حیدر علی نے بہادری کے ساتھ کافی اہم رول ادا کیا تھا جس سے خوش ہو کر نج راج نے بہادر [3] کا خطاب عطا کیا اور اپنی فوجی طاقت بڑھانے کا حکم بھی ملا۔ اپنی خداداد صلاحیت کی بنا پر حیدر علی نے دو ہزار سوار، چار ہزار مسلح جوان، چار ہزار [4] باز (جنگی چوکی کی روک کرنے والوں) کو اپنی فوج میں بھرتی کیا۔

## تمل پالیگار

صلابت جنگ صوبیدار دکن نے مائس بسّی کی سپہ سالاری میں فرنچ فوج کی مدد سے

---

۱۔ تفصیلات کے لئے دیکھئے صفحہ ۱۷۲ ولکس کی کتاب جلد ۱۔

۲۔ ولکس کا کہنا ہے کہ محمد علی نے عام طور پر سرنگاپٹم کے محصول ادا کردئے لیکن بعد میں فرانسیسیوں نے اس پر قبضہ کرلیا۔ ایضاً، صفحہ ۲۱۳۔

۳۔ ولکس کے مطابق حیدر علی کو جب یہ خطاب عطا ہوا تو درحقیقت حیدر علی آدھی حکومت کے مالک تھے اور انہوں نے مرہٹوں کو شکست دی۔ ایضاً، صفحہ ۲۳۰۔

۴۔ ولکس تعداد کے بارے میں یوں لکھتا ہے کہ ۱۵۰۰ گھوڑے، ۳۰۰۰ پیادے، ۲۰۰۰ جوان اور چار توپیں اور ان کے اسلحہ ان میں ۵۰۰ گھوڑے خود حیدر علی کے اپنے خاص تھے۔ ایضاً، صفحہ ۱۷۶۔ جب وہ ڈنڈیگل فتح کرنے چلے تو اس وقت ۵ ہزار پیادے، ڈھائی ہزار سوار، دو ہزار جوان اور چھ توپیں تھیں۔ ایضاً، صفحہ ۲۱۸۔

شک ۱۶۷۹ھ مطابق ۱۷۵۷ء میسور پر حملہ کر دیا۔ ایسے موقع پر نج راج جو ترچنا پلی کی مدد کو گیا ہوا تھا اس خبر کو سنتے ہی واپس لوٹ آیا اس کے واپس لوٹ آنے تک راجہ نے صلابت جنگ کو 12 لاکھ روپیے پر ایک معاہدہ طے کر لیا۔ حیدر علی کو ڈنڈیگل کے پالیگاروں پر فتح حاصل کرنے روانہ کر دیا گیا۔ اس نے ناتک، اپنی ناتک اور پلنی کے دوسرے پالیگار نیز، ورو پاکشا نیز بلے مرگی وغیرہ پر فتح حاصل کر کے تقریباً بیس لاکھ روپیہ کی دولت جمع کی۔ سرنگاپٹم میں کھنڈے راؤ کو اپنا وکیل مقرر کیا تاکہ صدر مقام سے ہدایات حاصل کرتا رہے اور وہ بذات خود دولت جمع کرنے اور فوجی طاقت بڑھانے میں جٹ گیا۔

## کالی کٹ کے نائر

شک ۱۶۷۸ھ مطابق ۱۷۵۶ء خزانہ کے معاملہ میں دو دلوائی برادران کے درمیان ناچاقی پیدا ہوئی دیوار اجیا سری رنگاپٹم چھوڑ کر ستیہ منگل چلا گیا۔ اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔ اس وقت حیدر علی کے نسبتی برادر سید مخدوم اور دیوان وینکٹ راؤ کو کالی کٹ کے نائروں کے خلاف جنگ کے لئے روانہ کیا گیا۔ نائروں کو شکست ہوئی اور ایک معاہدہ طے پایا جس کے تحت نائروں کو 12 لاکھ روپے کا خراج دینا طے پایا۔ لیکن نائروں نے خفیہ طور پر دیوار اجیا سے رابطہ قائم کیا اور کہا کہ خراج کی یہ مبلغ حیدر علی کے بجائے ہم تمہیں دیں گے بشرطیکہ حیدر علی اچی

---

۱۔ لیکن اس رقم میں صرف ⅓ حصہ ادا کی گئی اور بقیہ رقم کے لئے ضمانت دی گئی اور یرغمالوں کو روانہ کیا گیا نقدی نہیں دی گئی۔ یرغمالوں میں چند قید میں مر گئے، چند فرار ہو گئے اور بقیہ قیدیوں کو چند دن بعد رہا کر دیا گیا۔ یہی بیان ولکس کے پاس بھی ملتا ہے۔

۲۔ ولکس کے مطابق یہ دور حیدر علی کے ارادوں کو ظاہر کرنے کا تھا۔ اپنے نئے عہدے کا نام فوجدار ڈنڈیگل اس کا گواہ ہے۔

۳۔ ویرپچی کا نام ولکس لکھتا ہے لیکن بلے مرگی کا نام نہیں لکھتا اور نہ ہی اس باب میں جو دولت جمع کی گئی۔ پالیگاروں کے نام بھی نہیں بتائے۔ البتہ وہ لکھتا ہے کہ ان کے ساتھ حیدر علی نے فریب سے کام لیا تھا۔

۴۔ ولکس لکھتا ہے کہ یہ رقم قسطوار ادا کرنی تھی۔

فوج کالی کٹ سے ہٹالے۔ دیوراجیا اس کے لئے آمادہ ہو گیا اور حیدر علی کو احکامات بھیجے کہ وہ فوج لیکر واپس آجائے۔ حیدر علی نے انکار کیا۔ تاوان جنگ اور جنگی اخراجات تین لاکھ روپیہ مانگا تو دیوراجیا نے حیدر علی کی بات مان لی اور حیدر علی کی فوج کو واپس بلا لینے کے بعد خراج کی مبلغ کے لئے ہری سنگھ ؎۱ کو روانہ کیا۔

## مرہٹہ باجگزار

اسی سال مرہٹوں نے ایک لشکر جرار کے ساتھ جس میں ایک لاکھ سوار اور ایک لاکھ پیادہ سپاہی تھے میسور پر حملہ کر دیا۔ سرنگا پٹن کے راجہ نے مرہٹوں سے معاہدہ کر لیا اور وعدہ کیا کہ وہ 32 لاکھ روپیہ ادا کریگا۔ خزانہ میں اتنے پیسے نہیں تھے کہ رقم ادا کی جاسکے 16 لاکھ روپیہ ؎۲ نقد ادا کیا اور بقیہ رقم کی ادائگی تک تیرہ تعلق ؎۳ ان کے حوالے کر دیئے گئے۔ رقم کو لیکر مرہٹہ پونا واپس چلے گئے۔ رگھو بابا جی راؤ کو ان 13 تعلقوں کا منتظم مقرر کیا گیا اور اس کی دیکھ بھال کے لئے چھ ہزار گھڑ سوار فوج کو وہیں چھوڑ دیا گیا ؎۴۔

---

؎۱۔ حیدر علی اور ہری سنگھ کے درمیان پائی جانے والی مخالفت کو وکس نے موقع بہ موقع ظاہر کیا ہے۔

؎۲۔ وکس لکھتا ہے کہ مقررہ رقم پانچ لاکھ روپئے دے گئے۔

؎۳۔ درج ذیل ۱۳ تعلقہ مرہٹوں کے حوالے کئے گئے۔ ہوسکوٹ، کنگل کلدپہ، بابادر، چن رایاپٹن، کنکیری، ہاتھیلی، کندور، کروگیرے، بیلور، چکنا یکنہلی، ہون ولی، تلی یوروگا اور کنڈ یکیرے۔ اس فہرست میں وکس نے کلور بھی شامل کیا ہے۔ ایضاً، صفحہ ۲۲۴ فٹ نوٹ۔

؎۴۔ اس سے پہلے حیدر علی آئے تو خراج کے ساتھ بحث کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ برسات کے موسم کے شروعات کے ساتھ ہی ان کو اس علاقہ سے باہر نکال دیں اور رقم ادائگی کو روک رکھیں۔

## حیدر کے بغیر چارہ نہیں

اس کے بعد کچھ ایسے مواقع لگاتار آنے لگے جس سے حیدر علی کو اگلی صف [1] میں آنے کا موقع فراہم ہوا۔ خزانہ خالی ہو چکا تھا حکومت کمزور ہو چکی تھی ایسے موقع پر حیدر علی جیسے بہادر اور طاقتور انسان کی ضرورت تھی جو ملک میں امن وامان قائم رکھ سکے۔ حیدر علی کی مدد کے بغیر اب قطعی طور پر ملک پر حکمرانی کرنا ناممکن تھا۔ ہر چھوٹی چھوٹی بات پر حیدر علی کی ضرورت محسوس ہوتی اس طرح حیدر علی کی اہمیت ریاست میں بہت بڑھ گئی یہاں تک کہ انہوں نے برائے نام حکمران کو معزول کر دیا اور خود نواب بن گئے۔

## حیدر کے مواقع

ملک میں ہر طرف بدامنی پھیلی ہوئی تھی۔ مرہٹوں کی تباہی و بربادی، ترچنا پلی کے محاصرہ وغیرہ سے خزانہ خالی ہو چکا تھا۔ سپاہیوں کی تنخواہیں نہیں دی جا سکی تھیں سپاہی راجہ اور دلوائی ننجراج کے گھروں کے سامنے دھرنا بیٹھ گئے۔ اس موقع پر حیدر علی سے درخواست کی گئی کہ سپاہیوں کی بغاوت کو فرو کیا جائے۔

حیدر علی کے لئے یہ نادر موقع ہاتھ آیا کہ وہ اپنے آپکو حکومت کا ایک اہم فرد تسلیم کروائے انہوں نے فوراً رضامندی ظاہر نہیں کی لیکن جب اصرار بڑھا تو یہ کام اپنے ذمہ لیا اور اس کو انجام تک پہنچایا۔ جہاں نرمی سے کام نکل سکتا تھا وہاں نرمی اختیار کی جہاں طاقت کی ضرورت تھی اس کا استعمال کیا، مختلف ذرائع سے مبلغ جمع کی یہاں تک کہ ہری سنگھ کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور اس کی جمع کی ہوئی

---

[1] جب انگریزوں اور فرانسیسیوں نے جنگ شروع کی تو سوئے اتفاق کر اور محفوظ خاں حیدر علی کے چھوٹے بھائی محمد علی نے انگریزوں کو نکال باہر کرنے میں ساتھ دیا۔ لیکن حیدر علی میں کچھ خود غرضی تھی اس لئے انہوں نے شاہ وندر پر قبضہ کر لیا اور مدورا کے شمال اور منقولہ جائیداد پر قبضہ کر لیا اور اس جگہ کے قریب حیدر علی کو انگریز کمانڈر محمد یوسف کے ہاتھوں بری طرح شکست اٹھانی پڑی۔ ایضاً، صفحہ ۲۲۳۔

ناجائز دولت پر قبضہ کر لیا۔ دس تعلقوں کی جاگیر ۱؎ جس کی کل قیمت تین لاکھ دو ہاس تھی، کراچوری نج راج ۲؎ کو عطا کی گئی کھنڈے راؤ کو دیوان مقرر کیا۔

## بنگلور کا محاصرہ ۱۷۵۸ء

شک ۱۶۸۰ء مطابق ۱۷۵۸ء مرہٹہ لیڈر مکند راؤ نے بنگلور کو لوٹنا شروع کر دیا اور یہاں کافی تباہی مچائی شروع کر دی اس کے مقابلے کے لئے بزکی شرینواس راؤ کو میسور کے راجہ نے روانہ کیا۔ بزکی شرینواس راؤ نے بنگلور میں مقام کیا اور ہوسکوٹے کو لوٹنا شروع کر دیا جو مرہٹوں کی ۳؎ مضبوط جگہ تھی۔ اب مکند راؤ نے مرہٹہ لیڈر مرچی گوپال ہری اور ملار راؤ راست سے اپیل کی جو ارکاٹ اور میسور کے صوبوں میں چوتھ کی وصولی کے لئے دورہ میں مصروف تھے۔ انہوں نے ایک بڑی فوج کی مدد سے جس میں چالیس ہزار گھڑ سوار تھے بنگلور مدد ور اور چن پٹن کا محاصرہ کر لیا تھوڑے ہی عرصہ میں قلعہ بنگلور میں اشیائے خورد و نوش ختم ہو گیا۔ بزکی شرینواس راؤ نے راجہ اور ان کے والد کو مدد کے لئے لکھ بھیجا لیکن کسی نے سامان بھیجنے کی سخت مشکل کو گوارا کرنا مناسب نہ سمجھا۔ ایسے موقع پر آخری امید حیدر علی تھے۔ برکی وینکٹ راؤ نے حیدر علی سے مدد طلب کی کہ وہ ایسے نازک مرحلے میں اپنے بیٹے کی جان بچائے۔ حیدر علی نے اس مہم کو قبول کیا اور اپنی فوج کے ساتھ روانہ ہوئے۔ چن پٹن کے قریب مرہٹوں کو شکست دی۔ حیدر علی اور مرہٹوں کے درمیان معاہدہ طے ہوا وہ اپنے ملک واپس لوٹ گئے حیدر علی نے بقیہ رقم کی ادائیگی کے لئے ضمانت دی۔

---

۱۔ مندرجہ ذیل دس تعلقہ کراچوری نج راج کو جاگیر کے طور پر عطا کئے۔ تشکل نزد حتی، سیاہ منگل، ہنوپور، مدکل گوڈہ، کوتور، مہت گری، میسور کے ملوولی اور پریاپٹن۔

۲۔ ولکس کہتا ہے کہ اس وقت نج راج کو وظیفہ پر خدمت سے سبکدوش کر دیا گیا۔

۳۔ ولکس یہاں شرینواس راؤ کے کردار پر کوئی روشنی نہیں ڈالتا دوسری تفصیلات وہی ہیں جو دوسروں کے پاس ملتے ہیں۔

## حکومت کا آدھا حصہ

چار ماہ بعد حیدر علی نے مرہٹوں کو دی جانے والی رقم کا تقاضہ کیا تو راجہ میں اتنی استعداد نہیں تھی کہ وہ بقیہ رقم کی ادائیگی کر سکے اسی لئے راجہ نے اپنی حکومت کا آدھا حصہ حیدر علی کے انتظامیہ کے نام کر دیا تاکہ بقیہ رقم کی ادائیگی ہو سکے۔

کراچوری ننج راج اور راجہ کے درمیان کچھ نااتفاقی کی وجہ سے شک ۱۶۸۱ء مطابق ۱۷۵۹ء کراچوری ننج راج سرنگاپٹم چھوڑ کر میسور چلا گیا اور تخت نشین ہو گیا لیکن کھنڈے راو، پردھان وینکٹپتیہ اور لالہ صاحب کے غلط مشورے سے راجہ نے حیدر علی کو کراچوری کے خلاف جنگ کے لئے روانہ کیا۔ کراچوری نے تخت چھوڑنے سے انکار کیا۔ چار ماہ کی سخت جنگ کے بعد ایک معاہدہ طے پایا جس میں اس کی جاگیر کو پانچ تعلقوں میں گھٹا دیا گیا جسکی لاگت ایک لاکھ[1] روپیہ تھی اس کو کوحور میں رہنے کی اجازت دی گئی۔

## کھنڈے راو کا پلاٹ

چند دن بعد حیدر علی نے راجہ سے درخواست کی کہ انہیں چند اور صوبجات عطا کریں کیونکہ حالیہ مہمات میں کافی سے زیادہ خرچ ہو چکا ہے۔ کھنڈے راو نے راجہ کو منع کیا لیکن اس کے باوجود راجہ نے چار[2] قریہ حیدر علی کے حوالے کر دیئے بہ مثل ناملکو وغیرہ جو پہلے ننج راج کی تحویل میں تھے۔ راجہ کے اس اقدام سے کھنڈے راو کو بہت کوفت ہوئی۔ شک ۱۶۸۲ء مطابق ۱۷۶۰ء کھنڈے راو، پردھان وینکٹپتیہ، خزانے کا وینکٹپتیہ، لالہ صاحب، ویرناشٹی کو لیکال اور اتیہ شاستری[3] وغیرہ نے راجہ اور بیوہ ملکہ سے مشورہ کیا، مشورہ کے بعد یہ تجویز منظور ہوئی کہ حیدر علی کی بڑھتی ہوئی طاقت

---

۱۔ پانچ تعلقہ تھے کنکے ملاوڑی، پریاپٹن، کوندر، ہنیڈ پور اور کنگوڈ۔

۲۔ ولکس نے ان کا ذکر نہیں کیا ہے۔

۳۔ ولکس نے صرف کھنڈے راو کا نام لکھا ہے۔

کو دبایا جائے اور اس مقصد کے لئے انہوں نے مرہٹہ لیڈر رچناویساجی پنڈت کو بذریعہ بکو توجی اپیل کی اور چھ ہزار سوار حاصل کئے۔

شراون شدھ کے ۱۳ تاریخ شک ۱۶۸۲ پدی مطابق ۲۲ اگست ۱۷۶۰ء کاویری میں بھرپور طغیانی آئی ہوئی تھی۔ پلاٹ کے تحت ان لوگوں نے سرنگاپٹم کے دروازے بند کردئے اور حیدر علی کی فوجوں پر گولہ باری شروع کردی جو دریائے کاویری کے شاخوں کے درمیان موجود تھی۔ حیدر علی کو اس پر بہت تعجب ہوا لیکن ہمت نہیں ہاری۔ اسی رات انہوں نے ایک ملاح کی مدد سے اپنے 20 بھروسے کے ساتھیوں کو لیکر ندی پار کیا اور ۱؎ بنگلور کی طرف روانہ ہوئے جب صبح ہوئی تو کھنڈے راؤ نے حیدر علی کے خاندان والوں کو سرنگاپٹم میں قید کردیا۔

## حیدر علی نے بھرپور طاقت حاصل کی

بنگلور پر کبیر بیگ سے قبضہ حاصل کرنے کے بعد حیدر نے جنگ کی تیاریاں شروع کردیں ۲؎۔ مخدوم صاحب کو یہ حکم بھیجا کہ وہ فوراً اپنی فوج کے ساتھ پانڈیچری ۳؎ سے واپس لوٹ آئیں۔ خود کو نجور گئے بہت عاجزی وانکساری سے کراچوری نجراج ارس سے معافی کے خواستگوار ہوئے اور اس سے مدد مانگی، جو ایسے وقت میں کافی اہم تھی، برکی شرینواس راؤ وغیرہ کی کافی مخالفت کے باوجود دلوائی حیدر کے رویہ سے بہت خوش ہوا اور مدد کرنے کا وعدہ کیا۔ دلوائی کی مدد سے حیدر نے ملک کے ایک بڑے حصہ پر اپنا قبضہ حاصل کیا اور اپنی فوج کے ساتھ سرنگاپٹم کے سامنے ۴؎ پڑاؤ ڈالدیا۔

---

۱۔ بنگلور ان کا سید عاشلہ تھا یہاں دھوکہ دہی کا گمان تھا اس لئے پہلے وہ آنیکل گئے جہاں ان کے نسبتی برادر اسمٰعیل کی حکومت تھی۔

۲۔ ان تمام واقعات اور اس کے علاوہ بھی اور بہت سے تفصیلات وکس نے لکھی ہیں جو یہاں نہیں بیان ہوئی ہیں۔

۳۔ حیدر نے انہیں انگریزوں کے خلاف فرانسیسیوں کی مدد کے لئے روانہ کیا تھا جبکہ وہ وانڈی واش کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔

۴۔ مخطوط میں اور بھی تفصیلات ہیں جو وکس بھی لکھتا ہے جیسے حیدر علی کی کھنڈے راؤ سے پہلی شکست دشمن کو دھوکہ دینے کی تدبیر جو حیدر علی کے لئے اپنائی گئی تھی وغیرہ لیکن اس موقع پر کو نجور پر چڑھائی کا اس مخطوط میں ذکر نہیں ہے۔

شک ۱۶۸۳ھ مطابق ۱۷۶۱ء حیدر علی اور میسور کے مہاراجہ کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا جس میں راجہ کو ایک جاگیر تین لاکھ روپیہ کے مالیت کی دی گئی بقیہ ملک کا سارا حصہ حیدر علی کے حوالے کر دیا گیا۔ اس معاہدہ کے طے کرانے کے بدلے پردھان وینکٹپیہ کو کنگل تعلق کی جاگیر انعام میں دی گئی اور کھنڈے راؤ کو قید کر لیا گیا ا ۔ احسان فراموشی کی سزا یہ دی گئی کہ کھنڈے راؤ کو لوہے کے ایک پنجرے میں بند کر کے بنگلور کے بازار میں لٹکا دیا گیا اس پنجرے میں دودھ اور کھانا ڈالدیا جاتا جیسے کسی طوطے کو دیا جاتا ہے۔ شک ۱۶۸۳ھ وشو سوت آشاڑھ سدھا ۱ مطابق ۳ر جولائی ۱۷۶۱ء حیدر علی نے سرنگاپٹم کے قلعہ پر قبضہ کر لیا۔

## فتوحات

حیدر علی کے نواب بننے کے بعد ان کا پہلا اقدام یہ تھا کہ وہ بسالت جنگ کی مرہٹوں کے خلاف مدد کرے۔ اس کے بدلے بسالت جنگ حیدر علی کو سرا اور ہسکوٹے کی سند عطا کرے۔ شک ۱۶۸۳ھ مطابق ۱۷۶۱ء حیدر علی نے دوڈ بالاپور اور چکبالاپور فتح کیا۔ دوسرے سال چتربھانو ۱۶۸۴ھ مطابق ۱۷۶۲ء میں مدک سرا، پنکنڈہ اور کورکونڈے فتح کئے۔ اس کے بعد چترکل پر چڑھائی کی، سنگی بیگور ہوس ڈرگہ وغیرہ فتح کئے ۲ ۔ مدکیری نائک چترکل کے پالیگار نے 8 لاکھ ۳ درگی درباس حیدر علی کو دیکر ایک معاہدہ کر لیا۔ حیدر علی نے رائیدرگ اور ہرپنہلی کے پالیگاروں سے خراج وصول کیا۔

---

۱۔ وِلکس نے اس کے بارے میں نہیں لکھا ہے۔

۲۔ وِلکس یہ تفصیلات نہیں لکھتا۔

۳۔ وِلکس کے مطابق اس نے حیدر علی سے معاہدہ کیا اور حیدر علی کو دو لاکھ پگوڈا محصول خراج کے علاوہ بطور جرمانہ ادا کئے۔

## فتح بدنور

مندرجہ بالا فتوحات میں سب سے اہم اور پہلی فتح بدنور یا نگر کی تھی بدنور کے راجہ مرحوم نے مرنے سے قبل ہی اپنے متبنّی بیٹے چنبسوپا نائک کو راجہ بنادیا۔ راجہ کی بیوی کے رازدارانہ تعلقات تجیا کے ساتھ تھے اور اس نے ملک کا سارا انتظامیہ اسی کو سونپ رکھا تھا۔ چنبسوپا نائک اس شرمناک واقعہ کو برداشت نہ کرسکا اور اس نے تجیا کو محل میں آنے سے روکنے کی کوشش کی تو رانی نے چنبسوپا نائک کے قتل کی سازش تیار کرکے سارا معاملہ اپنے یار تجیا کو سونپ دیا کہ کسی بھی طرح وہ اس راستے کے پتھر کو ہٹادے۔ سازش کے مطابق چنبسوپا کا گلا گھونٹ کر ایک گڑھے میں ڈالدیا گیا لیکن چنبسوپا کسی طرح بچ کر بدنور سے بھاگ گیا اور چترکل کے پالیگار کے ہاں پناہ حاصل کرلی۔ مدکیری نائک کی درخواست پر حیدر علی نے چنبسوپا کے مقدمہ کو بنیاد بنا کر بدنور پر حملہ کردیا۔ اس حملے میں اصل حکمران کا اثر ورسوخ اور رہنمائی شامل تھی اسی لئے ملک پر آسانی سے فتح حاصل ہوگئی۔ اور حیدر علی نے مورخہ ۱۹ جنوری ۱۷۶۳ء (شک ۱۶۸۴ چترابھانو سال ماگھ شدھ ۱) شہر پر قبضہ کرلیا۔ رانی ویرما نے محل کو آگ لگادی اور اپنے یار کے ساتھ بلال رایندرگا کو فرار ہوگئی۔ شہر کے حالات پر قابو پانے کے بعد حیدر علی نے رانی اور اس کے متبنّی بیٹے کی تلاش میں سپاہی روانہ کئے جن کو مدھوگری میں قید کرلیا گیا ۲۔ بدنور کا نام بدل کر حیدر نگر رکھا گیا اور یہاں پر ٹکسال قائم کیا) ۳۔

---

۱۔ حیدر علی نے شیموگہ پر قبضہ کرلیا خزانہ پر قبضہ کرلیا رانی کی یہ تجویز مسترد کردی کہ اس کو خرید لیں۔ گلی میں لنگاجو راجہ مرحوم کا وزیر اعظم تھا ڈھونڈ نکالا اور اس کی قیمتی مدد حاصل کی۔ انتور اور دوسرے علاقوں پر قبضہ کرلیا رانی کی تجویز کہ اس کو خرید لیں مسترد کردی گئیں (جس کی وجہ سے وہ بھاگ گئی) اور بالاخر فتح کے نعرے بلند کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے اس معرکہ میں وکس کے اندازے کے مطابق ۱۲ لاکھ سٹرلنگ کا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ ایضاً صفحہ ۷۸۔

۲۔ لیکن ان کو رہا کردیا گیا جبکہ اس جگہ کو مرہٹوں نے ۱۷۶۷ء میں قبضہ کرلیا۔ ایضاً صفحہ ۷۹۔

۳۔ چند دن بعد ان کو قتل کرنے کی سازش تیار کی گئی لیکن عین موقع پر اس کا انکشاف ہونے پر ۳۰۰ سے زائد سازشیوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔

## مرہٹوں کے حملے ۱۷۶۳ء

شک ۱۶۸۵ سوبھانو پیشوا مادھو راؤ نے میسور پر حملہ کر دیا۔ حیدر علی نے میر علی راجہ خاں اور فیض اللہ خاں ا؎ کی فوج کو جمع کیا جن کی تعداد دس ہزار ۲؎ گھوڑے، بیس ہزار پیادے اور بیس ہزار مسلح جوان تھے۔ اس جنگ میں مرہٹوں کو فتح ہوئی۔ اہم شخصیتیں جیسے برکی شرینواس راؤ، چندر راؤ ۳؎ وغیرہ قیدی بنا لئے گئے۔ لیکن جب مدکیری نائک نے ان پر زوردار حملہ کیا تو یہ ان کی قید سے بچ نکلے حیدر علی نے مرہٹوں کو پنکنڈو، کوڈی گنڈ، مدکسرا اور بیکاپور کا علاقہ دیدیا اور 32 لاکھ روپیوں کا خراج دینا منظور کیا اس طرح مرہٹوں سے صلح کر لی۔ اس صلح کے بعد پیشوا شک ۱۶۸۷ پر تھوا سوت چیتر اشدھا ۲ مطابق ۲۳ مارچ ۱۷۶۵ء ۴؎ پونا واپس لوٹ گیا۔

## فتح مالابار

شک ۱۶۸۵ مطابق ۱۷۶۵ء کے قریب کیلور کے پالیگار علی راجہ نے حیدر علی کو ابتر حالات کے بارے تحریری اطلاع دی اور اس کو فتح ۵؎ کرنے میں مدد مانگی۔ اس پر حیدر علی مالابار کی طرف بڑھے اور علی راجہ سے کیلور کے قریب ملاقات کی۔ شک ۱۶۸۸ ویا یا سال چیتر سدھا ۱ مطابق ۱۰

---

ا؎ اسی وقت دسمبر ۱۷۶۳ء اس آدمی نے فتح سوندے کے موقع پر حیدر علی کا ساتھ دیا تھا۔ جس سے کافی دولت ہاتھ آئی۔ حیدر علی نے ساونور کے نواب کے ساتھ زبردستی معاہدہ پر دستخط کروائے جبکہ فیاض اللہ نے اپنے فتوحات، دھاڑوار اور اس کے اطراف واکناف تک جاری رکھے مرہٹہ سردار گوپال راؤ کو شکست فاش دی۔

۲؎ دوگس کے مطابق بیس ہزار گھوڑے۔

۳؎ یہ نام دوگس نے نہیں لکھے ہیں۔

۴؎ اس سے پہلے حیدر علی نے بنگلور، مسکوندر، دیون ہلی وغیرہ کی بغاوت کو کچل دیا تھا۔

۵؎ حیدر علی نے اس مہم میں جو کارہائے نمایاں انجام دئے اس کی تفصیلات بیان کرنے سے ہم قاصر ہیں جو کچھ یہاں لکھا جا رہا ہے اہم واقعات کے نتائج کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے تفصیلات کے لئے قاری کو مخطوطہ دیکھنا چاہیے۔

اپریل ۱۷۶۶ء نواب نے کالی کٹ کے قریب پڑاؤ ڈال دیا۔ کالی کٹ کے راجہ سمی وکرم نے حیدر علی کے سامنے ہتھیار ڈال دئے۔ حیدر علی نے اس کی سلطنت اس کو واپس کر دی اور چار لاکھ ۱ روپیہ تاوان جنگ ادا کرنے کے لئے کہا۔ یہ رقم تین یا چار دن میں ادا نہیں کی گئی تو حیدر علی نے راجہ اور اس کے افسروں کی تحت نگرانی شروع کر دی۔ راجہ نے اپنے آپکو ایک کمرے میں بند کر لیا اور اس کو آگ لگالی۔ حیدر علی نے اس آگ کو بجھانے کی کوشش کی لیکن راجہ کو بچا نہیں سکے۔ حیدر علی نے اپنی مقرر کردہ رقم ۲ سے بھی زیادہ رقم کالی کٹ کی رعایا سے حاصل کی اور واپس ہوئے ۳۔ جب حیدر علی کالی کٹ کی فتح میں مصروف تھے، چک کرشنا راج وڈیر نے سرنگا پٹم میں شک ۱۶۸۸ ویا یا سال چترا اپریل ۱۷۶۶ء میں انتقال کیا۔ نواب کے حکم سے ننجراج وڈیر کو تخت پر بٹھایا گیا ۴۔

## مرہٹوں کا حملہ ۱۷۶۷ء

مرہٹوں نے میسور پر دوسری مرتبہ شک ۱۶۸۸ ویا یا سال ماگھ مطابق (فروری ۱۷۶۷ء) حملہ کر دیا۔ پیشوا مادھو راؤ کی فوج میر علی راجہ خاں کی فوج سے سرا کے قریب مڈبھیڑ ہوئی اور اس کو شکست دیدی اس نتیجہ میں قلعہ سرا ان کے حوالے کر دیا گیا تھوڑے ہی دنوں میں مدھوگری پر قبضہ کر لیا وہاں سے وہ آگے بڑھے اور چن رائے پٹن، ہوسکوٹے، چکبالاپور اور دوڈبالاپور پر آسانی سے قبضہ کر لیا ۵ مئی ۱۷۶۷ء میں حیدر علی اور مرہٹوں کے درمیان ایک معاہدہ طے ۶ ہوا اور مرہٹے پونا واپس چلے گئے۔

---

۱۔ چار لاکھ اشرفی ولکس لکھتا ہے۔

۲۔ ولکس کا کہنا ہے کہ مذکورہ رقم راجہ کے خزانے میں نہیں تھی۔ ایضاً، صفحہ ۲۹۳۔

۳۔ واپسی سے پہلے کوچین اور پالگھاٹ کے راجہ کو شکست دی اور کالی کٹ کی بغاوت کو کچل دیا۔

۴۔ نیا اور مختصر گھریلو انقلاب لاگو کیا گیا اور حیدر علی اور اس کے جاسوس محل کے دروازوں میں آنے کی اجازت دی گئی اور وہ آگے بڑھے۔ ایضاً، صفحہ ۲۹۳۔ حیدر علی نے اپنے آپ کو اس سے چھٹکارا دلایا۔ بعد میں ننجراج کی سازشوں سے تنگ آکر اس کو حکومت کا قیدی بنا کر سرنگا پٹم میں قید کر دیا گیا۔

۵۔ اس کا تذکرہ یعنی مرہٹوں کا ان علاقوں پر قبضہ کا حال ولکس کے پاس نہیں ملتا۔

۶۔ اس معاہدہ کی رو سے حیدر علی کو ۳۵ لاکھ روپیہ ادا کرنا پڑا میسور کے سارے ضلع یعنی جنوب مشرق سرا کے علاقے مرہٹوں کو دیے گئے۔ آدھی مبلغ ادا کی گئی اور بقیہ رقم کے لئے کولار بطور ضمانت دیا گیا۔

## میسور کی پہلی جنگ[1]

حیدر علی اور نظام کے درمیان معاہدہ یہ طے ہوا تھا کہ چندا صاحب کے فرزند راجہ علی کو آرکاٹ کے تخت پر بٹھایا جائے۔ اس مقصد کے تحت نظام نے مغل فوج روانہ کی اور حیدر علی سرنگاپٹم سے روانہ ہوئے اور چنگاماؤ کے قریب یہ دونوں فوجیں آپس میں مل گئیں۔ سلطان اور بزنگی شرینواس راؤ نے ملک مدراس اور آرکاٹ کے شہروں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ محمد علی دو انگریز کرنلوں کی مدد کے ساتھ چنگاماؤ پہنچا۔ چنگاماؤ کے قریب انگریزوں اور حیدر علی کی متحدہ فوجوں کا مقابلہ ہوا۔ مسلم متحدہ افواج کو انگریزوں کی دو طرفہ مسلسل فائرنگ کی وجہ سے پیچھے ہٹنا پڑا۔ دونوں فوجوں نے پٹن گیرے کے قریب پڑاؤ ڈالا۔

### پھوٹ

دونوں افواج کاویری پٹن کے قریب پہنچیں افواج کو ترتیب دیکر مقابلہ شروع ہوا۔ رکن الدولہ نظام کے وزیر نے محمد علی سے رشوت لیکر دشمنوں سے سازباز شروع کر دی۔ وہ روزانہ[2] حیدر علی کے خیمہ میں جاتا اور بے کار کی باتوں میں ان کا قیمتی وقت ضائع کرتا تاکہ حیدر علی دوسری طرف توجہ نہ دے سکیں۔ نواب نے اس کی چال کو سمجھ لیا اور یہ طے کیا کہ اسی ہتیار سے اس کو شکست دیں گے۔ انہوں نے یہ افواہ پھیلادی کہ حیدر علی انگریزوں سے ملکر مغل فوج کو لوٹنے والے ہیں۔ اس افواہ سے مغلیہ فوج گھبرا گئی اور بھاگنے لگی اس بھگدڑ کا فائدہ اٹھا کر حیدر علی نے اس کا پیچھا کیا اور بہت سارا مال غنیمت ہاتھ آیا جس میں گھوڑے اور کئی قیمتی اشیاء شامل تھیں۔

---

1۔ مخطوطہ کے مصنف نے اس جنگ کا نام نہیں دیا ہے یا میسور کی دوسری جنگ اس کے علاوہ جنگوں کا حساب صرف اشارہ اگرچہ کہ وہ مختصر ہے ولکس کے یکطرفہ جنگی واقعہ کا بیان جس میں انگریز شامل تھے۔ ولکس چند جنگوں اور معاہدوں کے بارے میں خاموش ہے لیکن حیدر علی کے بارے میں حیدر نے انگریز اور ان کے حامیوں پر کئی مرتبہ سبقت حاصل کی اس مخطوطہ میں اس کا تذکرہ ملتا ہے۔

2۔ ولکس اس بارے میں خاموش ہے۔

شک ۱۶۰۹ سرودھری سال مطابق ۱۷۶۸ء انگریزوں اور محمد علی نے کاویری پٹنم، پلکندو، رتن گری، سانگری، انکش گری اور مسور پر قبضہ کرلیا۔ فوج کے ایک اور حصہ نے زیر گھاٹ ممالک سیلم کرور وغیرہ مقامات پر قبضہ کرلیا۔ اسی وقت یہ خبر ملی کہ مرہٹہ میسور پر حملہ کرنے والے ہیں تو ان کے مقابلے کے لئے راجہ علی اور پاچی رام کو روانہ کیا گیا اور حیدر علی خود اپنی فوج کے ساتھ نگر پہنچے۔

## حیدر کے فتوحات

ایک دن نگر میں قیام کرنے کے بعد وہ کوڈیال کی طرف روانہ ہوئے انگریزوں کو شکست دی اس جنگ میں کئی انگریز ان کے قیدی بنے۔ پھر انہوں نے مراری راؤ کی فوجوں پر حملہ کردیا جو انگریزوں کی مدد کے لئے آیا ہوا تھا۔ انگریزی فوج دو حصوں میں بٹ گئی اور حیدر علی کی فوج پر حملہ آور ہوئی۔ حیدر علی نے کرنل وڈ کی جوج پر حملہ کردیا اور بہت ساری توپ حاصل کرکے بنگلور واپس لوٹ آئے۔

## معاہدہ

نواب حیدر علی نے انگریزوں کے لشکر پر اچانک حملہ کردیا جو ایروڈ اور کرور کے درمیان پڑاؤ ڈالے ہوئی تھی۔ اس اچانک حملہ سے انگریزی فوج گھبرا کر بکھر گئی تو نواب حیدر علی نے کرور اور کنگیا سیلم وغیرہ پر قبضہ کرلیا اور بنگلور واپس لوٹ آئے۔ اسی وقت یہ اطلاع ملی کہ محمد علی آنکھ کی تکلیف سے مدراس لوٹ گیا ہے تو حیدر علی نے فوراً اپنی فوج کے ساتھ مدراس کے قریب ترول، کھیڈی، خیال پیٹ اور دوسرے علاقوں کو اپنے محاصرہ میں لے لیا۔ محمد علی نے اپنے سفیر روانہ کئے تاکہ وہ معاہدہ کے لئے بات چیت کرسکیں۔ درج ذیل شرائط طے ہوئیں۔

(۱) حیدر علی اور محمد علی کے درمیان جنگ اسی وقت ہوگی جبکہ دونوں فریقین کے مابین کسی ایک کو اشتعال دلایا جائیگا۔

(۲) بغیر کسی سبب کے انگریزوں کو جنگ میں شامل نہ کیا جائے۔

(۳) جنگ کے دوران محمد علی نے جن علاقوں پر قبضہ کرلیا ہے واپس لوٹا دیئے جائیں۔

اس معاہدہ کے طے ہونے پر حیدر علی بنگلور واپس لوٹ آئے [۱]۔

---

۱۔ اس مخطوطہ میں معاہدہ مدراس پر کوئی روشنی نہیں پڑتی ولکس کہتا ہے ۱۷۶۹ء میں یہ معاہدہ طے پایا۔

20

# مرہٹوں سے تعلقات

## گرم کونڈہ

شک ۱۶۹۱ وردھی سال چیتر امطابق اپریل ۱۷۶۹ء مہاجی سندھیا نامی ایک مرہٹہ سردار نے پیشوا سے گرم کونڈہ کے صوبیداری کی سند حاصل کی اور چار سو گھڑ سوار فوج کے ساتھ نواب حلیم خاں بن مجید خاں کڈپہ کی مدد سے اس نے گرم کونڈہ پر قبضہ حاصل کرنا چاہا۔ حیدر علی کو جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے فوراً پانچ ہزار گھڑ سوار، چار ہزار پیادہ، چار ہزار مسلح جوان فوج کو بزکی شرینواس راؤ اور میر علی راجہ خاں کی سپہ سالاری میں روانہ کیا۔ مہاجی سندھیا پونا واپس بھاگ گیا۔

اسی سال حیدر علی اپنی فوج کے ساتھ حلیم خاں کڈپہ، کرنول، گیتی کنڈا اور دوسرے علاقوں سے خراج وصول کیا۔ بلاری کا محاصرہ کرلیا۔

## مرہٹوں کا حملہ ۱۷۶۹ء

پیشوا مادھو راؤ نے حیدر علی کے خراج کی وصولی پر اعتراض کیا کہ پالیگاروں سے جو خراج وصول کیا جارہا ہے وہ رواج کے خلاف ہے۔ پھر اپنی فوج کے ساتھ حیدر علی پر حملہ کی غرض سے روانہ ہوا۔ حیدر علی نے بلاری کا محاصرہ اٹھالیا واپس چلے آئے۔ راستہ میں انہیں اپنی فوج کے ساتھ دریائے تنگبھدرا پار کرنی تھی لیکن اس میں طغیانی آئی ہوئی تھی۔ حیدر علی کے لئے یہ بات ناممکن تھی کہ دریا کے اترنے کا انتظار کریں کیونکہ مرہٹہ فوج بڑی تیزی کے ساتھ ان کا پیچھا کررہی تھی۔ ایسے نازک موقع پر حیدر علی نے بہادری سے کام لیا جس کی وجہ سے وہ اور انکی فوج آسانی اور بہ حفاظت ندی پار کرگیے وہ اپنے ہاتھی 'ام بھا' پر بیٹھ کر ندی میں اتر گئے۔ جیسے ہی وہ ندی پار کرنے لگے تو دریا کی طغیانی میں بھی کمی ہونے لگی حیدر علی کے پیچھے پیچھے ساری فوج ندی کے دوسرے کنارے پر آسانی سے پہنچ گئی وہاں سے وہ ہاسن پہنچے۔

پیشوا کی فوج ہنگنڈہ وتنڈی بندہ کے راستے سے بنگلور پہنچ رہی تھی حیدر علی چکبالاپور جا رہے تھے دونوں افواج آپس میں ٹکرا گئیں مرہٹوں کو اس جنگ میں فتح ہوئی۔ اس دوران حیدر علی کو یہ معلوم ہوا کہ مرہٹہ کرشن گری کی طرف روانہ ہونے والا ہے تو حیدر علی نے سردار خاں کو وہاں روانہ کیا۔ لیکن مرہٹہ فوجیں بنگلور کی طرف کوچ کر گئیں ایک دن کے قیام کے بعد دیو راینہ درگا کی طرف نکل پڑیں۔

سرو جتو سال ویشا کھا اور جیشٹھا (مئی ۱۷۷۰ء) وینکٹیپا بو منکٹیپے، پردھان وینکٹیپہ کے بھائی اپنی افواج کے ساتھ سرنگاپٹم سے روانہ ہوا۔ اس کا ارادہ تھا کہ مدھوگری اور چنرایادرگا فتح کرلے لیکن اس کو شکست ہوئی تو اس نے خفیہ طور پر اپنے سارے خاندان کو چکپہ گوڈا کے حوالے کیا اور خود نجگل پہاڑی کے قلعہ میں روپوش ہو گیا۔ مرہٹوں نے اس کے خاندان کو گرفتار کر کے مدھوگری کے قید خانے میں بند کر دیا۔ وینکٹیپہ اور امیر صاحب نے مرہٹہ پیشوا مادھو راؤ کے خلاف جنگ جاری رکھی۔ دو تین دن کی جنگ کے بعد وینکٹیپہ کو قید کر لیا گیا۔ پیشوا نے نجگل کی طرف اپنی فوجوں کا رخ موڑ دیا۔

## جنگ نجگل

حیدر علی کے حکم پر سردار خاں کو نڈلا نائک اور جشید بھائی بنگلور پہنچے تو انہیں فوری طور پر وینکٹیپہ کی مدد کے لئے روانہ کر دیا گیا۔ دیو راینہ درگا کے پہنچنے سے قبل ہی مرہٹوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا اور نجگل واپس لوٹ گئے تھے اسی لئے یہ فوج صرف ان کا پیچھا کرتی رہی ان دونوں افواج میں زبردست جنگ چھڑ گئی تیرہ دن کی مسلسل جنگ میں حیدر علی کی فوج کے تیرہ ہزار سپاہی مارے گئے۔ پیشوا کے بھائی کے ہاتھ پر گولی لگی اور وہ زخمی ہو گیا صد ہا مرہٹہ سردار آٹھ ہزار تک سپاہی مارے گئے اتنی زبردست جنگ میں حیدر علی کی فوج کو شکست ہوئی اور مرہٹوں نے نجگل پر اپنا قبضہ کر لیا سردار خاں وغیرہ کو قید کر لیا گیا عام سپاہیوں کی ناک کاٹ دی گئی۔ پیشوا مادھو راؤ کو دق کی بیماری تھی اسی وجہ سے اس نے چالیس ہزار کی فوج کو تریامبکا و شوناتھ کی سرداری میں چھوڑ کر (تاکہ سرنگاپٹم پر قبضہ کر لیں) وکرتا سال ویشا کھا مطابق مئی ۱۷۷۰ء پونا واپس لوٹ گیا۔

دوسرے مہینے جیشٹھ مطابق جون ۱۷۷۱ء اور یامبکا وشوناتھ راؤ نے گرم کنڈہ پر قبضہ کرلیا ایک مرہٹہ سردار کو صوبیداری دیکر وہ ننکور واپس لوٹ آیا۔ اسی وقت تاپاجی بلونت راؤ چالیس ہزار کی فوج لیکر اس کی مدد کو آپہنچا۔ دونوں افواج ملیں اور حیدر علی پر حملہ کے لئے روانہ ہوئیں۔ حیدر علی ماگڑی میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے مرہٹوں نے ان کا پیچھا کیا تو حیدر علی نے میلکوٹے کا رخ کیا تو اسی مقام کے قریب جنگ شروع ہوگئی۔

## مرہٹہ فتوحات

شک ۱۶۹۳ کھرا سال چیترا مطابق اپریل ۱۷۷۱ء حیدر علی نے سرنگاپٹم کے قلعہ میں پناہ لینی چاہی اسی مقصد کے تحت کافی غور و خوص کرنے کے بعد وہ رات کی تاریکی میں پٹن کی طرف روانہ ہوئے۔ گہری تاریکی کے باعث فوج راستہ بھٹک گئی رات بھر جنگلوں میں بھٹکتے رہے۔ دوسرے دن علی الصبح مرہٹوں نے حیدر علی کی اس فوج کی افراتفری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے چاروں طرف سے گھیر لیا، دوپہر تک گھمسان جنگ جاری رہی جس میں حیدر علی کے بہت سارے سپاہی مارے گئے۔ لالہ میاں، داماد صبا صاحب، حیدر علی کے بڑی بھائی، نارائن راؤ، سینڈی توشک خانہ، شرینواس راؤ، جیواجی وغیرہ میدان جنگ میں مارے گئے۔ برکی شرینواس راؤ اور فیض اللہ خاں وغیرہ سرنگاپٹم فرار ہوگئے۔ ٹیپو سلطان، وینکپیا وغیرہ نے بھی اپنے لباس تبدیل کیے پھٹے پرانے کپڑے پہنے اور سرنگاپٹم فرار ہوگئے۔ حیدر علی کے تعاقب میں مرہٹہ فوج کے چار ہزار سپاہی لگے ہوئے تھے وہ اپنے گھوڑے ہنس راج پر سوار کدراولی قلعہ پہنچے تھوڑے وقت کے قیام کے بعد سرنگاپٹم پہنچے اور جنگ کی تیاری میں مصروف ہوگئے۔ اس کے فوراً بعد مرہٹوں نے سرنگاپٹم کا محاصرہ کرلیا۔

## حیدر علی کی بحالی

مرہٹوں نے یہ محاصرہ دو ماہ تک جاری رکھا۔ ایک دن مرہٹہ فوج کی ایک ٹکڑی ۲۰ ہزار گھڑ سواروں نے کاری گھٹہ کے قریب ندی پار کیا اور میدان میں آگئے حیدر علی نے ایک گھمسان جنگ میں

اس ٹکڑی کو ختم کر ڈالا پھر انہوں نے ایسا رویہ اختیار کیا کہ مرہٹوں کو مجبوراً محاصرہ اٹھا لینا پڑا اور وہ دوسرے ممالک کے فتوحات کے لئے روانہ ہو گئے۔

پونا سے مرہٹی فوج کو سامان رسد چاول، گیہوں، کپڑے وغیرہ روانہ کئے گئے یہ خبر ملتے ہی ٹیپو سلطان برکی شر یتواس راؤ نے چار ہزار سوار کی فوج لیکر سارے سامان رسد پر قبضہ کر لیا پھر اس مال کو گھر لے آئے سارا مال بیچ کر پیسہ حاصل کیا اور سرنگاپٹم لوٹ آئے۔ حیدر علی کو ٹیپو سلطان کی اس کارروائی کا علم نہیں تھا۔ ایک طرح سے یہ حیدر علی کے ساتھ دھوکہ تھا اور اس حرکت پر حیدر علی کو ٹیپو سلطان پر بہت غصہ آیا اور ان سے دو لاکھ ور ہاس جرمانہ وصول کیا۱۔

## امن

کھرا سال کارتیک مرگسر ا مطابق دسمبر [illegible]ء پیشوا مادھو راؤ کا انتقال ہو گیا تو اس کا بھائی نارائن راؤ اس کا جانشین بنا۔ جب یہ خبر سرنگاپٹم پہنچی تو حیدر علی نے اپاجی راؤ وغیرہ کو اپنا سفیر بنا کر روانہ کیا تاکہ دونوں فریقین کے درمیان معاہدہ طے پا جائے۲۔ گفتگو کامیاب رہی معاہدہ طے ہوا اور اس نتیجہ میں آنند راؤ راستہ شک ۱۶۹۹ کندن جیشٹھ آشاڑھ مطابق [illegible]ء مرہٹہ فوج واپس لے گیا۔ حیدر علی نے مہاجی سندھیا و دیگر مرہٹی سرداروں کو رہا کر دیا تو مرہٹہ نے میر علی رضا خان، دھونڈیا واگھ وغیرہ کو رہا کر دیا گیا۔

اسی سال [illegible]ء چک راج وڈیر کا سرنگاپٹم میں انتقال ہو گیا اس کے سوتیلے بھائی چامراج وڈیر کو تخت پر بٹھایا گیا۔

---

۱۔ ولکس اس بارے میں کچھ نہیں لکھتا۔

۲۔ ولکس کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ معاہدہ مادھو راؤ کی زندگی میں قرار پایا تھا جو اب خطرناک حد تک بیمار ہے۔

۳۔ ولکس کا کہنا ہے کہ اس معاہدہ کے لئے حیدر علی کو بھاری قیمت چکانی پڑی کئی ڈسٹرکٹس مرہٹوں کو دینے پڑے جس سے ان کی حکومت کا شمالی حصہ بڑی حد تک گھٹ گیا۔

۴۔ ولکس کا کہنا ہے کہ حیدر علی کی سازش سے چک راج کو گلا گھونٹ کر مارا گیا۔

## کالی کٹ

وجیہ سموت ۳۷ [illegible]ء ناٹز اور ماپا نے بغاوت کر دی۔ حیدر علی نے رنگیا ناتک اور رام گری چامراجیا کو بغاوت کچلنے کے لئے روانہ کیا۔ ناٹزوں[1] نے ان کو قتل کر دیا تو حیدر علی نے بزرگی شرینواس راؤ کو فوج کے ساتھ روانہ کیا۔ شرینواس راؤ نے بغاوت کچل دی اور ملک کے حالات پر قابو حاصل کر لیا اور چند دن کے لئے وہیں مقام کیا۔ مارچ [illegible]ء (جیا سال پنجتر ا) نواب نے کورگ[2] اور مڈ کیری پر چڑھائی کر دی ور بے ناڈ وغیرہ پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد سرنگاپٹن واپس ہو گئے۔

شک ۱۹۶ وپشا کھا منی [illegible]ء کریم الدین کا گھر جل گیا اس کے باعث کئی آدمی مر گئے کئی عمارتوں کو کافی نقصان پہنچا جس میں شری رنگناتھ کا مندر بھی شامل تھا۔ حیدر علی نے ایک مہینہ کے اندر اندر اس مندر کا از سر نو تعمیر کروائی[3]۔

---

۱۔ یہ اطلاع ولکس نے نہیں دی ہے۔

۲۔ ولکس اس سے پہلے حیدر علی کے کالی کٹ مہم یا معرکہ کے بارے میں بتاتا ہے صفحہ ۸۹۔

۳۔ ولکس نے اس حقیقت کے بارے میں کچھ نہیں لکھا۔

# مرہٹہ امور

## رگھوبا

اسی وقت رگھوبا، پیشوا نارائن راؤ کے چچا نے اس کو قتل کروایا اور تخت پر قابض ہو گیا۔ مرہٹہ حکومت اور حیدر علی کے درمیان کچھ تفرقہ کے باعث رگھوبا نے میسور پر حملہ کر دیا۔ حیدر علی نے پردھان وینکپیہ، ہری کار نرسپا نائک اور اپاجی راؤ کو ان کی مہمان نوازی کے لئے روانہ کیا۔ یہ تینوں رگھوبا کو سونڈور کے قریب ملے۔ پونا میں نارائن راؤ کی بیوی نے اولاد نرینہ کو جنم دیا۔ بالاجی پنتھ نانا فڑنویس وغیرہ نے اس بچہ کا نام سوائی مادھو راؤ رکھا اور بچے کے نام پر اس نے حکومت کرنی شروع کر دی۔ رگھوبا کے ساتھ جو سردار آئے ہوئے تھے انہیں جب یہ خبر ملی تو وہ رگھوبا کو مطلع کئے بغیر پونا واپس لوٹ گئے۔ رگھوبا نے حیدر علی کے ساتھ معاہدہ طے کیا جس کی رو سے سرا، مدھوگری، چترا درگا، ہوسکوٹے، دوڈبالاپور وغیرہ دوڈ کرشنا تک کے علاقے حیدر علی کو واپس کر دیے اور اس کے بدلے اپنی پیشوائی واپس لینے میں حیدر علی کی مدد چاہی اور بمبئی واپس لوٹ گیا۔

## حیدر علی کی کامیابی

لیکن سبھاجی سندھیا بن مہاجی سندھیا نے سرا خالی کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ رگھوباجی کی سند کو پہچان نہیں سکا۔ حیدر علی نے ٹیپو سلطان اور سردار خاں کو اس علاقے پر قبضہ حاصل کرنے کے لئے روانہ کیا۔ انہوں نے تین ماہ کی طویل جنگ کے بعد سرا پر قبضہ حاصل کیا پھر وہ مدھوگری روانہ ہوئے وہ تین دن میں اس پر قبضہ کیا۔ لکشمن پنتھ پونا واپس لوٹ گیا چتر ایادرگا پر قبضہ حاصل کرنے کے لئے ان کو دو مہینوں تک جنگ جاری رکھنی پڑی پھر جولائی میں نواب سرنگاپٹم سے روانہ ہوئے اور دو مہینوں تک ہسکوٹہ کا محاصرہ کیا۔ شہر پر قبضہ کرنے کے بعد انہوں نے ٹیپو سلطان کو گرم کنڈہ کی فتح کے لئے روانہ کیا اور وہ خود بنگلور واپس لوٹ گئے۔ اسی سال حیدر نے دوسرا کام یہ کیا کہ مدھوگری، چتر ایادرگا اور سرا کے قلعوں کی مرمت کے احکامات صادر کئے۔ ان کی نگرانی کے لئے پردھان وینکپیا کو

عملدار مقرر کیا۔ اس وقت تک ٹیپو نے گرم کنڈہ پر قبضہ حاصل کرلیا۔

## بلاری

شک ۱۶۹۱ مسعد سال مطابق ۱۷۶۹ء بسالت جنگ کی فوجوں نے بلاری کا محاصرہ کیا۔ جب نواب حیدر علی کو اس کی خبر ملی تو وہ فوراً دھونی روانہ ہوئے اور قلعہ پر قبضہ کرلیا۔ اس وقت قلعہ میں مانس لالی کی سپہ سالاری میں تین سو فرانسیسی سپاہی تھے۔ ان سے حیدر علی نے معاہدہ کیا اور ان کو اپنی فوج میں شامل کرلیا ۱۔ اسی رات پالیگار کی بیوی بلاری کے قلعہ سے فرار ہوگئی ۲۔ اور دوسری صبح حیدر علی نے قلعہ پر قبضہ کرلیا۔ پھر انہوں نے قلعہ کی مرمت کے احکامات جاری کئے اور اس کی نگرانی کے لئے حیدر بخش کو مقرر کیا قلعہ ان کے حوالے کرکے وہ کوز گوڈ واپس آئے اور تیس دن میں یہ جگہ ان کے قبضہ میں تھی۔

## گتی

نواب نے گتی کو ہر طرف سے گھیر لینے کا منصوبہ بنایا۔ ایک طرف خود نواب تھے۔ دوسری طرف ٹیپو سلطان ایک اور طرف چترکل رائیدرگ ہرپنہلی وغیرہ کے پالیگار اس انتظام سے انہوں نے گتی پڑوسی تعلق حاصل کئے۔ گتی کے عوام نے حیدر علی کے پاس دیسائی نرسنگاراؤ اور اس کے بیٹے ودبا کو سفیر بنا کر روانہ کیا۔ یہ حقیقت تھی کہ چالیس ہزار آدمی پانی نہ ہونے کی وجہ سے تڑپ رہے تھے لیکن اس کے باوجود معاہدہ طے نہیں ہو پایا۔ دو دنوں کے اندر اندر حیدر علی نے گتی فتح کرلی بہت سامال غنیمت ان کے ہاتھ آیا جس میں ہزاروں گھوڑے کئی ہاتھی اور زیورات شامل تھے حیدر علی نے بالاجی راؤ کو گتی کا قلعہ دار ۳ مقرر کیا۔ حیدر علی نے چترکل کے مدکیرے نائک کو حکم دیا کہ وہ ڈھک سرا ہپنگنڈہ وغیرہ

---

۱۔ لیکن ولکس لکھتا ہے کہ وہاں ایک راستہ تھا جس میں ہو کے بسالت جنگ کا وزیر آگیا اور مانس لالی بڑی مشکل سے بچ پایا۔

۲۔ ولکس اس کی اطلاع نہیں دیتا۔

۳۔ ولکس نے اس کا تذکرہ نہیں کیا۔

مقامات پر قبضہ کرے اور وہ خود بنکاپور کی طرف روانہ ہوئے درکھی سموت ۱۶۸۴ شکھ مطابق جون ۱۷۶۲ء بنکاپور لے فتح کیا اور آسا زدہ (اسی سال جولائی) سرنگاپٹم واپس لوٹ آئے۔

اسی سال بعد رپد مہینہ مطابق ۱۷۶۲ء چامراج وڈیر کا انتقال ہو گیا تو دوسرے چامراج کو جو کاگل دیویا کا فرزند تھا تخت نشین کرایا گیا [2]۔

## فتح چتر درگ

میدکری نائک نے حیدر علی کو تکلیف دینے کا منصوبہ بنایا اس نے اپنے سفیر پرسو تم پنتھ کو مغل اور مرہٹوں کے پاس یہ پیغام روانہ کیا کہ وہ میسور پر حملہ آور ہوں۔ میدکری نائک کے اس اکسانے پر سردار ابراہیم خاں اپنی فوج کے ساتھ حیدر آباد سے روانہ ہوا جس میں ساٹھ ہزار گھڑ سوار اور ۸۰ توپیں تھیں اس نے گتی کے اطراف و اکناف کے علاقے لوٹنا شروع کئے جب یہ خبر نواب حیدر علی کو پہنچی تو انہوں نے اپنی تازہ دم فوج اپنے ساتھ لیا اور حیدر آبادی فوج کو بھگا دیا۔ پھر انہوں نے چتر درگ کا محاصرہ کر لیا (جون ۱۷۶۲ء) تین مہینوں کی سخت لڑائی کے بعد نائک نے ایک معاہدہ کیا جس کے تحت ۸ لاکھ درہاس تاوان جنگ ادا کئے [3]۔ رقم کی ادائیگی تک پالیگار نے اپنے بھائی کو حیدر علی کے پاس یرغمال رکھا۔

جب نواب حیدر علی برقی وغیرہ مقامات کی فتح میں منہمک تھے تو میدکری نائک نے چنگیری، بسواپٹن، ہنٹے بدنور وغیرہ کے مقامات کو لوٹنا شروع کیا اس پر نواب کو غصہ آیا اور انہوں نے

---

۱۔ اس مہم کے بارے میں ولکس کی کتاب میں کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔

۲۔ ولکس نے تخت نشینی کے رسم کا تذکرہ کیا ہے جو حیدر نے ادا کروائی تھی جبکہ وڈیر کے خاندان کا ایک فرد حیدر کو مل گیا تھا۔ ایضاً، صفحہ ۹۲۔۳۹۱۔

۳۔ تیروملا کھ پکو داایضاً۔ صفحہ ۴۰۳۔

۴۔ ولکس نے اگرچہ کہ چتر درگ کے دوسرے محاصرہ کا تذکرہ کیا ہے لیکن صحیح حقیقت نہیں بیان کی ہے۔

ٹیپو سلطان کو اس کے خلاف لڑائی کے لئے روانہ کیا۔ جب میدکری نائک کو ٹیپو کے آمد کی خبر ملی تو وہاں سے بھاگ کر چترکل کے قلعہ میں پناہ لے لی۔ اسی دن ٹیپو سلطان بھی چترکل پہنچے پھر نواب حیدر علی بھی آگئے۔ دو تین ماہ کی طویل اور سخت جنگ کے بعد چترکل کا قلعہ حیدر کے قبضہ میں آگیا۔ شک ۱۷۰۰ فروری ۱۷۷۹ء میں میدکیری نائک اس کا بھائی پرسوار امپا اور اس کے بیٹے اور بیوی وغیرہ کو سخت پہرہ میں سرنگاپٹن روانہ کر دیا گیا۔

اسی درمیان حیدر علی اور ٹیپو سلطان کے درمیان کچھ ناچاقی پیدا ہو گئی تو حیدر علی نے ٹیپو سلطان کو بھی سخت پہرہ میں سرنگاپٹن روانہ کر دیا اور ان کی جاگیر شلوتی کو ضبط کر لیا۔ ۱

## پورنیا کا عروج ۲

سروجتو اور سرودھاری مطابق ۶۸۔۱۷۶۷ء اسد علی خاں داروغہ قلعہ بنگلور کے ماتحت کنڑا متصدی کے توشک خانے وینکٹ رامیا کے ماتحت پورنیا نامی ایک گماشتہ ملازم تھا۔ وہ پڑھا لکھا اور حساب کتاب میں قابل تھا اسد علی خاں اس کو بہت چاہتا تھا۔ وینکٹ رامیا کے انتقال کے بعد اسد علی خاں نے نواب حیدر علی سے گذارش کی کہ وینکٹ رامیا کی جگہ پورنیا کو متصدی مقرر کر دیں اس کے ساتھ ہی اسے کارخانوں کا بھی چارج دیدیا گیا۔ اسد علی خاں کے انتقال کے بعد بھی پورنیا نہایت معزز رہا نواب حیدر علی کی طرف سے طلائی چھتری عطا کی گئی جو اس کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز تھا۔

---

۱۔ ولکس نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔

۲۔ اس کی اطلاع ولکس کی کتاب میں نہیں ہے۔

## فتح کڈپہ

شک ۱۷۰۱ وکاری سال چیتر امارچ ۱۷۷۹ء حلیم خاں نواب کڈپہ اور میر راجہ علی خاں کے درمیان کچھ آپسی رنجش کے باعث جنگ چھڑ گئی۔ اس خبر کے ملتے ہی نواب نے فوراً کڈپہ کا محاصرہ کرلیا۔ عبدالنبی خاں بن عبدالحلیم خاں اس کا بیٹا عبدل، سید خاں، عبدالحکیم خاں وغیرہ نے بہادری کے ساتھ جنگ کی، کافی سپاہیوں کو قتل کیا، کڈپہ کے فوج کی تعداد ۱۷۰۰۰ تھی اس میں کئی قتل ہوئے کئی بھاگ گئے اور جب نواب حیدر علی کی فوج کا سامنا ہوا تو بقیہ فوج بھی بھاگ کھڑی ہوئی۔ کڈپہ فتح ہو گیا۔ میر راجہ علی خاں کو جاگیر کے طور پر عطا کر دیا گیا۔

## میسور کی دوسری جنگ [۱]

سرواری سال جیشٹھ (جون ۱۷۸۰ء) حیدر علی نے جنگ کی تیاری مکمل کرلی وہ اپنی فوج جس میں ۱۳،۰۰۰ گھوڑے، اٹھارہ ہزار سوار، چالیس ہزار پیادہ سپاہی اور بیس ہزار مسلح جوان چھ ہزار دوسرے سوار چار ہزار گول انداز (توپ چلانے والے ماہر سپاہی) شامل تھے اس فوج کے ساتھ اپنی زیر نگرانی تین ہزار سپاہی مانس لالی کی سپہ سالاری میں موجود تھی۔ اسی وقت انگریزوں اور فرانسیسیوں کے مابین جنگ کی خبر ہندوستان پہنچی تو فرانسیسیوں نے حیدر علی کی مدد کرنی شروع کی اس مقصد کے تحت باہر سے سپاہی بھی بلائے گئے۔ حیدر علی نے اس موقع کو غنیمت جانا اور چاہا کہ اپنے پڑوسی نظام اور مرہٹوں کی مدد سے انگریزوں کو ہندوستان سے باہر نکال دیا جائے۔ اسی لئے انہوں نے مرہٹوں اور مغلوں سے اس بارے میں خط و کتابت شروع کی تاکہ ایک زبردست مہم سر انجام پا سکے۔

آساڑھ (جولائی ۱۷۸۰ء) حیدر علی نے اپنی فوج کو دو حصوں میں بانٹ دیا بڑا حصہ اپنے ساتھ رکھا اور چھوٹا حصہ جو بیس ہزار گھوڑوں پر مشتمل تھا اس ہدایت کے ساتھ روانہ کیا کہ وہ خود

---

۱۔ پہلی جنگ میسور پر نوٹ دیکھئے صفحہ ۱۵۔

چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ جائیں آرکاٹ، ترچناپلی، مدورا، چنگل پیٹ، ممر ابندر، جواہر بندر، مچھلی بندر، نلور، سار اولی، تنجور، کمبھکونم، مدراس، ویلور، تلچیری وغیرہ مقامات جو رامیشورم تک پھیلے ہوئے ہیں روانہ کر دیا حیدر علی کا منصوبہ یہ تھا کہ ایک ہی دن، بیک وقت ان تمام مقامات پر لوٹ مار شروع ہو جائے۔ اس لئے فوجوں کو ہدایات دیکر روانہ کر دیا گیا اور خود نواب حیدر علی نے خود آرکاٹ کا محاصرہ کر لیا جبکہ وہ چینگ ماہ، تروناملائی، ارنی سرائی وغیرہ فتح کر چکے تھے۔

## بیلی اور مونرو

جب انگریزوں کو اس لوٹ مار کی خبر ملی تو مدراس سے کرنل مونرو اور بمبئی سے کرنل بیلی کو روانہ کیا۔ حیدر علی نے فوج کا ایک حصہ ٹیپو سلطان کی سپہ سالاری میں دیکر اس طرف روانہ کیا جہاں سے بمبئی کی فوج مدراس آنے والی تھی۔ حیدر علی کا مقصد یہ تھا کہ مدراس اور بمبئی کی فوج کو متحد نہ ہونے دیا جائے۔ ٹیپو سلطان نے بیلی کی فوج کو روک لیا لیکن بیلی نے مزاحمت کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوشش جاری رکھی تاکہ کرنل مونرو کی فوج سے جا ملے ایسے میں حیدر علی نے اپنی ساری فوج کے ساتھ کرنل بیلی کی فوج کا محاصرہ کر لیا۔ ایک سخت معرکہ کے بعد بیلی کی فوج شکست کھا گئی اور کرنل بیلی کو قیدی بنا کر سرنگاپٹم روانہ کر دیا گیا۔ اس شاندار فتح کے بعد حیدر علی کرنل مونرو کی فوج کا رخ کیا اور یہ جنگ تین ماہ تک جاری رہی آخر ماہ نومبر امہینہ مطابق دسمبر ۱۷۸۰ء قلعہ حیدر علی کے ہاتھوں فتح ہوا۔ اس کے بعد بہت سے دوسرے مختلف ممالک فتح کئے[1]۔

## کوٹ

اسی وقت کرنل کوٹ اپنی ایک بڑی فوج کے ساتھ مدراس پہنچا۔ تب حیدر علی آرکاٹ چھوڑ کر ویلور کا رخ کیا اور اپنی پوری فوج کے ساتھ محمد بندر چلے گئے۔ جون یا جولائی ۱۷۸۱ء کرنل کوٹ

---

۱۔ مخطوطہ میں تفصیل کے ساتھ سارے نام ہوئے گئے ہیں۔

اور حیدر علی کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ مسلم افواج کے دباؤ پر انگریز فوج پیچھے ہٹنے لگی۔ حیدر علی نے ان کا پیچھا کیا۔ لیکن گھوڑوں کے پاؤں ندی کے ساحل کے ریت میں دھنسنا شروع ہوگئے اس باعث ساری فوج میں افراتفری پھیل گئی اور مخالف سمت سے انگریزوں کی بندوقوں کی گولیوں سے کئی سپاہی ہلاک ہوگئے۔ اتنے سارے مواقع حاصل ہونے کے باوجود کرنل کوٹ حیدر علی پر حملہ آور نہ ہوسکا اور وہ آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتا ہوا مدراس واپس چلا گیا۔

## میکالے

چند ماہ بعد کرنل میکالے مدراس پہنچا۔ وانڈی واش کے قریب حیدر علی سے جنگ ہوئی جس میں انگریزوں کو شکست فاش ہوئی کمانڈر خود گرفتار ہوگیا۔

## تیلی چیری

نومبر ۱۷۸۱ء انگریزوں اور سردار خاں کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ تیلی چیری کا محاصرہ کرلیا گیا۔ اس جنگ میں میسوری فوج کو شکست فاش ہوئی اور خاں گرفتار ہوگیا۔ شرم کے باعث خاں نواب حیدر علی کو اپنا چہرہ نہیں دکھانا چاہتا تھا اسی لئے اس نے اپنے زخم اور گہرے کرلئے اور اس طرح خودکشی کرلی۔ اس شکست کا بدلہ لینے کے لئے نواب حیدر علی نے اپنی فوج روانہ کی۔ یہ فوج کالی کٹ کے قریب پڑاؤ ڈال چکی تھی اس فوج نے کالی کٹ کے رعایا کے ساتھ ناشائستہ سلوک کرنا شروع کردیا جس کی وجہ سے نائر اور ماپلا قوم نے حیدر علی کے خلاف بغاوت کردی اور فوجی لیڈروں کو قتل کردیا۔

# انگریزی طاقت کے بارے میں نواب حیدر علی کے خیالات

اس مخطوطہ میں ایک دلچسپ مباحثہ کا ذکر موجود ہے جو انگریزی طاقت کو کچلنے کے حیدر علی کے ارادوں پر روشنی ڈالتا ہے۔

ایک دن حیدر علی نے اپنے سارے فوجی افسروں کو جمع کیا اور ان کے سامنے اس مسئلہ کو رکھ

کر اس بارے میں ان کی رائے طلب کی۔ اس جلسہ میں ٹیپو سلطان نے کہا کہ خود حیدر علی کے باعث آج انگریز اتنے طاقتور بنے ہوئے ہیں۔ ٹیپو سلطان کی اس رائے پر حیدر علی بہت ناراض ہوئے اور اس کا فوراً دندان شکن جواب اس طرح دیا کہ ہندوستان میں انگریزوں کی طاقت کو کچلنا ناممکن ہے ان کو صرف ایک یا دو جگہ شکست دیدینے سے ان کی طاقت ختم بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ ان کو پھر سے ابھرنے کے لئے ملک کے دوسرے مقامات موجود ہیں جیسے مدراس، بمبئی، کلکتہ اور سب سے بڑھ کر انگلینڈ۔ بہت معمولی ذرائع یا وسائل سے ان کو ختم کر دینا ناممکن سی بات ہے۔ نواب حیدر علی کا ارادہ یہ تھا کہ انگریزی طاقت کو ختم کرنے یا دبانے کے لئے ایک ہی واحد طریقہ ہے کہ انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان یورپ میں جنگ چھڑ جائے۔ پھر انگریزوں کی بنگال اور کلکتہ میں جو فوج ہے اس سے ایران اور قندھار کی فوج سے لڑایا جائے بمبئی کی انگریزی فوج کے خلاف مرہٹوں کی فوج سے لڑایا جائے اور آخر میں مدراس میں جو انگریزی فوج ہے اس کے خلاف خود نواب حیدر علی فرانسیسی فوج کی مدد سے مدراس پر حملہ کر دے۔ اور یہ سارے حملے بیک وقت ہر محاذ پر ہو جائیں تو ایک جگہ سے دوسری جگہ کمک بھیجنے کا موقع بھی فراہم نہیں ہو سکے گا اور اس طرح دشمن برباد ہو جائے گا۔ اور ملک ہندوستان حیدر علی کا ہو جائے گا۔ اپنے خیالات کے اظہار کے بعد انہوں نے اپنے بیٹے کو اس کی بیوقوفی پر خوب ڈانٹا پھٹکارا۔ ا اور پھر انگریزوں کی تباہی اور بربادی کے لئے تیاریاں شروع کر دیں۔

## جنگ آرائی

۸۲ے۱ء نواب حیدر علی نے پیر منگل اور کرنگلذ فتح کئے۔ جب وہ پیر منگل میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے دو فرانسیسی جنرل مع دو ہزار فوج کے آئے اور حیدر علی کی فوج میں شامل ہو گئے ساتھ ہی یہ اطلاع بھی دی کہ فوج کا ایک بڑا حصہ مانس بوسی کی سپہ سالاری میں آ رہا ہے۔ خبر سنتے ہی حیدر علی کو دلی

---

ا۔ اگرچہ ولکس اس واقعہ کے بارے میں کچھ نہیں لکھتا لیکن حیدر علی کے خیالات کو جو انہوں نے پورنیا سے انگریزوں کے بارے میں ظاہر کیا تھا مقابلہ کیا جائے تو واضح ہو گا۔ بہت سے بیلی اور براتھویٹ کی شکست سے وہ برباد نہیں ہوں گے میں ان کے وسائل کو زمین پر ختم کر سکتا ہوں لیکن سمندر کو خشک نہیں کر سکتا۔

خوشی ہوئی اور انہوں نے بڑی خندہ پیشانی سے انہیں خوش آمدید کہا۔

مئی ۱۷۸۱ء انگریزی فوج مدراس سے روانہ ہوئی اس کا ایک چھوٹا سا حصہ ویلور کی طرف روانہ ہوا اور بڑا حصہ آرنی میں پڑاؤ ڈالا۔ حیدر علی پیر سکل کے قریب تھے تو ایک مخبر نے یہ خبر دی۔ حیدر علی نے آرنی کے قلعہ دار کو ایک حوصلہ افزا خط لکھا اور اس میں انہوں نے یہ ہدایت دی کہ وہ بہادری کے ساتھ قلعہ کا بچاؤ جاری رکھے۔ پھر انہوں نے اپنی فوج کو چار حصوں میں تقسیم کیا۔

(۱) پالیگاروں کی فوج۔ (۲) مونس لالی اور محمد علی کی سپہ سالاری میں ایک حصہ۔ (۳) ٹیپو سلطان کی سپہ سالاری میں ایک فوجی حصہ اور۔ (۴) ایک اور بڑا فوجی حصہ خود نواب حیدر علی کی سپہ سالاری کے ماتحت تھا۔ یہ سارا انتظام اس طرح کیا کہ انگریزی فوج کو چاروں طرف سے گھیر لیا جائے۔ سارا انتظام مکمل کرنے کے بعد خود تیزی کے ساتھ آرنی کی طرف روانہ ہو گئے۔

## نواب حیدر علی کی فتح

اسی دن انگریزی فوج نے آرنی کے قریب پڑاؤ ڈالدیا۔ ایک مورچہ تعمیر کرکے قلعہ پر حملہ شروع کر دیا۔ اس وقت تک حیدر علی کا خط قلعدار کو مل چکا تھا اس نے بڑی بہادری سے قلعہ کا دفاع کیا۔ ایک دن کے وقفہ کے بعد ٹیپو سلطان کی فوج انگریزوں کے خلاف آگے بڑھی یہ فوج دو حصوں بٹ کر جنگ شروع کر دی اس درمیان مونس لالی کی سپہ سالاری والا فوجی حصہ نمودار ہوا، انگریزوں کو اس اچانک نمودار ہونے والے دشمن کا سامنا کرنا پڑا اس کے ساتھ محاذ آرائی ہو ہی رہی تھی کہ پالیگاروں کی فوج نمودار ہوئی جس کے باعث انگریزوں کو مجبوراً اپنی فوج کو چار حصوں میں بانٹنا پڑا۔ جنگ اس طرح جاری ہوئے ایک گھنٹہ ہی گذرا تھا کہ حیدر علی کی فوج ان کے سروں پر جا پہنچی اب انگریزوں کے لئے یہ ناممکن تھا کہ وہ ایک جگہ متحد ہو کر جنگ جاری رکھیں نتیجہ یہ ہوا کہ انگریزی فوج میں بھگدڑ مچ گئی اور آہستہ آہستہ ویلور کی طرف پیچھے ہٹنے لگی نواب حیدر علی نے ان کا پیچھا کیا۔ کافی سپاہی قتل کر دئے گئے اور قریب دو ہزار سپاہی قید کر لئے گئے ا۔

---

ا۔ لیکن ولکس جنگ آرنی میں انگریزوں کو فاتح بتاتا ہے۔

## امن کے لئے گفت وشنید[1]

۱۷۶۸ء میں دو سفیروں کو نواب حیدر علی سے معاہدہ کے گفت وشنید کے لئے روانہ کیا گیا ان کی شرائط یہ تھیں۔

(۱) کرناٹک گڑا، سانگڑ اور دوسرے اضلاع جن کی قیمت اندازاً دس لاکھ تھی حیدر علی کے حوالے کر دیے جائیں۔

(۲) فوجی اخراجات کے لئے تین کروڑ روپئے ادا کئے جائیں۔

(۳) مستقبل میں اگر کسی موقع پر انگریزوں پر کوئی آفت آن پڑی تو حیدر علی ان کی مدد کریں گے اور جنگی اخراجات انگریز برداشت کریں گے۔

(۴) اسی طرح اگر حیدر علی کسی مشکل میں پھنس جائیں تو وقت ضرورت انگریز مدد کریں۔

(۵) جب تک انگریزوں اور حیدر علی دونوں میں یہ امن معاہدہ برقرار رہے گا۔

(۶) اس کے بعد فرانسیسیوں سے مدد لینے کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔

اس معاہدہ پر حیدر علی نے کہا کہ جب کراچوری تج راج نے محمد علی کی مدد کی تھی تو محمد علی نے وعدہ کیا تھا کہ اس مدد کے بدلے جو سپاہیوں اور پیسوں سے کی جارہی ہے میسور کو ترچناپلی کا قلعہ دیدیا جائے گا۔ مدد حاصل کرنے کے باوجود اس نے وعدہ وفا نہیں کیا اور دھوکہ دیا۔ اسی لئے آج اگر کوئی معاہدہ طے پانے جارہا ہے تو مندرجہ ذیل شرائط کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔

۱) گزشتہ معاہدہ کے شرائط کے تحت ترچناپلی کا قلعہ میسور کے حوالے کردیا جائے۔

۲) اس پر جو اخراجات پیش آئے تھے وہ فوراً ادا کردیے جائیں کراچوری تج راج سے ادھار لی ہوئی رقم مع سود کے مکمل طور پر ادا کردی جائے۔

۳) ویلور کو میسور کے حوالے کردیا جائے اور جن علاقوں پر حیدر علی نے قبضہ کرلیا ہے وہ اسی کو چھوڑ دیے جائیں۔

---

[1] روکس اس امن معاہدہ کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں لکھتا۔

اگر انگریز اور محمد علی ان شرائط کو مان لیں تو معاہدہ پر دستخط ہوں گے، معاہدہ طے ہو گا، امن برقرار ہو گا ورنہ جنگ جاری رہے گی۔ یہ تھا حیدر علی کا جواب جو سفیروں کے ذریعہ مدراس بھیجا گیا۔

اگست ۱۷۸۲ء پالیگاروں اور نائروں نے حیدر علی کے خلاف بغاوت کر دی۔ گندہ پالی کی اس بغاوت کے ساتھ ہی انگریزی فوج اس کے پاس پڑوس میں آ پہنچی۔ اس بغاوت کو کچلنے اور امن و امان برقرار کرنے کے لئے حیدر علی نے ٹیپو سلطان کی سپہ سالاری میں فوج روانہ کی۔ ٹیپو سلطان نے دشمن کی فوج کا مقابلہ کیا اور اسے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ کالی کٹ کے راستے میں ملنے والے تمام علاقوں کو فتح کر لیا۔

## حیدر علی کا انتقال

نومبر ۱۷۸۲ء حیدر علی کو ناسور کی تکلیف بڑھ گئی۔ اس کی اطلاع ملتے ہی چند لوگوں نے فوج میں بغاوت پھیلانے کی کوشش کی لیکن یہ بغاوت کچل دی گئی۔ ۷ دسمبر کی دوپہر حیدر علی نے پانچ اہم افسروں کو طلب کیا۔

۱) ابو محمد مرزا

۲) میر محمد صادق

۳) توشک خانہ کرشنا راؤ

۴) انچے گورنکر شامیا اور ۵) پورنیا اور کہا کہ اب ان کا آخری وقت آ پہنچا اور ان سے گذارش کی کہ میرے مرنے کے بعد بھی اپنے بیٹے کی ویسی ہی خدمت انجام دیں جیسا کہ وہ ان کی زندگی میں دیتے آ رہے تھے [۱]۔ اسی دن ان کا انتقال ہو گیا [۲]۔ حیدر علی کے انتقال کی خبر کو انتہائی راز میں رکھا گیا اور

---

۱۔ ولکس ان حقیقتوں کو بیان نہیں کرتا۔ ۲۔ حیدر کے انتقال پر مخطوطہ کے مصنف نے دو چرم شلوک اپنی طرف سے تصنیف کئے جس میں حیدر کے انتقال کا تذکرہ کیا ہے۔ رنگ شیشہ شھو کرت سال شدہ پلش کے تیسرے دن۔ یعنی بروز ہفتہ وہ اس زمین کو چھوڑ جنت سدھارا اس نے بہت اچھی حکومت کی دوسرے الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے فنا کے لئے جس طرح تلوار کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اس نے دشمنوں کو فنا کیا ویسا حیدر آج اس دنیا سے چلا گیا۔

ٹیپو سلطان جو مالا بار میں تھے خبر بھیج کر بلایا گیا۔ اس کے فوراً بعد ان مندرجہ بالا پانچوں فوجی افسروں نے آپس میں رائے مشورہ کرنے کے بعد حیدر علی کی لاش کو ایک صندوق میں رکھا اور نہایت سخت پہرہ داری میں کولار روانہ کر دیا اور یہ ہدایت دی کہ اس کی سخت نگہداشت کی جائے۔ ٹیپو سلطان کے مالا بار سے واپس آتے ہی انہیں میسور کے تخت پر بٹھا دیا گیا۔

## حیدر علی کی سلطنت کے حدود واربعہ

حیدر علی کے انتقال کے وقت ان کی سلطنت ا۔ حدود واربع کیا تھا اس کی تفصیل جس میں تمام قریوں اور قلعوں کے نام شامل ہیں دیئے گئے ہیں حیدر نامہ کے مصنف نے اس کو الگ الگ حصوں میں تقسیم کیا ہے جس میں میسور علاقے کی ساری تفصیل دی گئی ہے اس تفصیل میں حیدر علی نے جب حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی اس سے پہلے پھر بعد کی پوری تفصیل ملتی ہے۔

(۱) مندرجہ ذیل تعلقہ جات حیدر علی کے حاکم بننے سے پہلے میسور کی ریاست میں شامل تھے۔ سری رنگا پٹم تعلق میں 11 قریہ، ۷۷ دیگر قریہ جات، 29 قریے پائیں گھاٹ کے قلعے اور قلعے شامل ہیں۔ سلطنت کا بڑا حصہ جدید میسور کے اضلاع پر مشتمل تھا۔ ہاسن، کڈور، تمکور، بنگلور، سیلم، کوئمبتور، اور مدورا ونڈیگل تک۔

(۲) اس کو حیدر علی نے 21 قلعے دوڈ بالا پور تعلق میں، ناگر کی حکومت (بدنور) چتر کل، آرکاٹ، گرم کنڈہ، گتی تعلق اور دیگر علاقے۔ اس کے علاوہ حیدر علی نے کرنول، کیکور، ساونور، ادھونی اور ۵۰ دیگر علاقوں سے خراج حاصل کیا کرتے۔

## محکمہ مال

حیدر علی کی وسیع سلطنت سے جو رود کرشنا کے ساحل تک پھیلی ہوئی تھی۔ ایک کروڑ دس لاکھ وراہاس کی آمدنی ہوا کرتی تھی۔ وڈیر کے زمانے میں اس سلطنت کی آمدنی صرف ۶۰ لاکھ وراہاس ہوا کرتی تھی بقیہ ملک کا ستر لاکھ کی آمدنی والا علاقہ حیدر علی نے اس سلطنت میں اپنی طاقت سے شامل کیا

---

ا۔ دیکھئے ضمیمہ (الف)

تھا۔ میسور کی دوسری جنگ کے دوران جن علاقوں پر قبضہ کر لیا گیا تھا اس کی آمدنی ایک کروڑ وراہاس تھی۔ کالی کٹ، کوڈیال، ملور، میلاپور، مدراس کے پاس پڑوس والے علاقے اور دیگر علاقے جو رامیشورم تک پھیلے ہوئے تھے ان سے دو کروڑ دس لاکھ وراہاس کی آمدنی ہوا کرتی تھی۔ اس طرح سرنگاپٹم سے حکومت کی جانے والی یہ سلطنت 480 میل کے رقبہ پر پھیلی ہوئی تھی (40 گاؤداس) اسی لئے حیدر علی نے 'مہامنڈل پتی' کا لقب اختیار کیا (یعنی راج بادشاہ جو منڈل پر حکومت کرتا ہو)۔

## کاروبار یا سوداگری

حیدر علی نے مسقط اور دوسرے علاقوں میں کارخانے قائم کئے تھے تاکہ ہر چیز کا کاروبار کیا جاسکے۔ اپنے سفراء کو دور دراز کے علاقے یعنی روم تک روانہ کئے۔ سرنگاپٹم میں انہوں نے پرانے ناپ تول کو برقرار رکھا جو چک دیوراج وڈیر کے زمانے میں قائم کیا گیا تھا۔ صرف نگر (بدنور) میں انہوں نے حیدری وراہا جاری کیا۔ جس پر شیوا کی تصویر کو برقرار رکھی گئی اور یہ تصویر شیوپا نائک کے زمانے کی اشرفیوں پر پائی جاتی تھیں۔ ایک بہت ہی شاندار بازار سرنگاپٹم کے قریب قائم کیا گیا جس کا نام گنجام شہر رکھا گیا۔

## انتظامیہ

حیدر علی کے ماتحت مختلف شعبے کام کیا کرتے تھے اس کے لئے دیکھئے ضمیمہ (ب) جس میں اس کی تفصیل دی گئی ہے۔ ضمیمہ (ج) اس میں صرف شعبہ دفاع کے اہم اور معزز ہستیوں کے کام دیے گئے ہیں۔

نواب حیدر علی کے جلوس کے بارے میں جو تفصیلات ملتی ہیں وہ دلچسپ ہونے کے علاوہ مختلف ضمنی معلومات بھی فراہم کرتے ہیں جیسے حیدر علی جب کبھی جنگ کے لئے اپنے ملک سے باہر جاتے تو وہاں خیموں کی تنصیب کا کام کس طرح روبہ عمل ہوتا پیدل اور سوار فوجوں کے لئے کئے جانے والے انتظامات، ان کے لباس اور ہتھیاروں کی تفصیل، گھوڑوں کو سجانے سنوارنے کی تفصیل، سواروں

کے رسالوں کی تنخواہوں کی تفصیل وغیرہ چند محصول جیسے اژل تھن تیر گے اور بال تیر گے منسوخ کر دیے گئے۔ کیونکہ ان محاصل سے محصول افسران کو عوام کو تکلیف دینے کے مواقع مل جاتے تھے اور ساتھ ہی وہ حکومت کو بھی دھوکہ دے سکتے تھے۔ انعامی زمینات، قریہ جات اور اگراہار اس کو بحال رکھا گیا جیسا کہ امن مواقع پر جاری رہا کرتے تھے۔

ان خاندانوں کو ان کے حفظ مراتب باقاعدہ تنخواہوں کا انتظام کیا اور ان کے مراتب کو حیدر علی اپنے زندہ رہنے تک ان کی حفاظت بھی کرتے رہے۔

## عمارتوں کی تعمیر

سرنگاپٹم، بنگلور، گشتی، چتلدرگ، بیلاری، مدھوگری، چتریادرگا، پنکنڈہ، نگر وغیرہ شہروں میں مختلف عمارات کی تعمیر کا کام جاری رہا شاہی رہائش گاہیں جیسے لال باغ اور دریا دولت باغ کی تعمیر بنگلور اور سرنگاپٹم میں ہوئیں ان باغات کو خوبصورت بنانے کے لئے دور دراز کے مقامات جیسے دلی لاہور اور ملتان سے مختلف درخت منگوائے گئے۔

## نجی زندگی

حیدر علی کے حرم کے بارے میں جس میں میں مختلف ممالک کی خواتین شامل تھیں ان کی تفصیلات فراہم کرنا ممکن نہیں اور نہ ہی حیدر علی کی نجی زندگی کے بارے میں کچھ بتایا جاسکتا ہے جیسے کھیل تفریحات وغیرہ۔ حیدر علی کے بارے میں اتنا کہنے پر اکتفا کیا جاسکتا ہے کہ مختلف بیگمات سے جو لڑکیاں پیدا ہوئیں ان میں صرف تین کو زندہ رہنے دیا گیا اور بقیہ کو جان بوجھ کر قتل کر دیا گیا۔

## حیدر علی کے عادات واخلاق

حیدر نامہ کا مصنف حیدر علی کے عادات واخلاق کے بارے میں یہاں وہاں چند جھلکیاں دکھاتا ہے لیکن اپنی کتاب کے آخر میں جو چند باتیں اس نے نوٹ کی ہیں وہ قابل غور ہیں۔ ایک اچھے منتظم کی

حیثیت سے حیدر علی نے بہادری، رحمدلی، ہنر مندی، رواداری، انسانی ہمدردی، نرم دلی، خیرات، داد و دہش، فوجی تربیت، قواعد، ذہنی واخلاقی تربیت اور عقلمندی کا جو مظاہرہ کیا دنیا مظاہرہ آج تک نہ کسی نے کیا اور نہ ہی کرسکے گا اور ان کی برابری کرنے والا آدمی ان ساری خصوصیات کا حامل کوئی تھا، نہ ہے اور نہ ہوگا۔ مختصر طور پر اتنا کہا جاسکتا ہے اور یہ سچائی سے بعید بھی نہیں کہ وہ ان تمام خصوصیات کا حامل انسان کامل تھا (جس کو وہ کنز امیں سکل مینا بحر ام کہتا ہے)۔ لیکن ان ساری خوبیوں کے علاوہ ان میں چند بری خصوصیات بھی تھیں اور یہ برائیاں ایسی ہیں جیسے دودھ میں زہر مل گیا ہو۔ وہ یہ کہ وہ بے وفا تھے اور وعدہ کی پابندی نہیں تھی۔ کسی الزام پر اس کی پوری چھان بین کئے بغیر ہی وہ کسی بھی انسان کو بہت دق کیا کرتے [1]۔ اگر ان کمزوریوں پر وہ قابض ہو جاتے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں ان سے اچھا انسان کسی اور کو نہیں کہا جاسکتا تھا۔ جیسا کہ خوبصورت تصویر کو صرف ایک سیاہی کا دھبہ اس کی خوبصورتی کو برباد کر دیتا ہے لیکن افسوس کہ حیدر علی کا دور بھی زیادہ دنوں تک قائم نہیں رہ سکا۔

---

1۔ مصنف کے اس خیال سے اتفاق نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ساری کتاب میں اس کا ایک بھی ثبوت نہیں ملتا۔ اور نہ ہی دوسری تواریخ اس پر روشنی ڈالتی ہیں۔ (مترجم)

# ضمیمہ (الف)

## میسور کی سلطنت پر حیدر علی کے قابض ہونے سے پہلے

## سلطنت میسور کا رقبہ

سرنگاپٹم قصبہ اس میں 11 قریہ شامل تھے۔ سرنگاپٹم چاوڑی، سرنگاپٹم ہوبلی اشٹھ گرام، میسور ہوبلی اشٹھ گرام، منگلہ چاوڑی، پوستا چاوڑی، مندرکی چاوڑی، توڈیہ بڑک نل سیدے چاوڑی، ہوگے سینچا چاوڑی، سری گنے بڑک، اور پانیدا اگڈی۔

### 78 گاوڑی (ٹون اور قریہ)

اختر، مل بلی، منگل نیلمدوڑ، کوٹ کال، سوسلے، نجن گوڈ، ہرڈ نہلی، ہیگڈ دیون کوٹے، بلیور ذرگ، یلندپور، نرسی پور، سندمد گھٹہ، کیتند چاوڑی، کالکے چاوڑی، بالدیرے گے چاوڑی، پٹنے چاوڑی، گندھد کارخانے، وڈیوڑ، ہوفکور، موگور، کوتیگال، تلکاڑ، تایور، قلگے، ترکنامبی، ہنتار ذرگا، آرکل گوڈ، کون نور، ہوس ہولل، پریاپٹن، ساگرام، کے ملوواڑی، کنگیری، یڈ تور، تیتوڑ، گروڈنگری، کیرے گوڈ، ہونوتی، چکنا یکنہلی، کنڈوڑ، وستر ے، مہاراجن ذرگ، ہار نہلی، ہوسوڑ، ہاروہلی، کانکارن ہلی، مدور، بنگلور، بھانزون درگ، منگل، ترگری، چتراپ ذرگ دیورایا درگ، چیتور، تا گمنگل، مدگیشی، ہیرپور، میلکوٹے، چنیرایاپٹن، سنگرے پٹن، باناور، تروبکیرے، کاڈکیرے، بیلور، چکمگلور، ہاسن، مگے ہلی، ودینکن کوٹے، رام گری، ملولی، چن پٹن، نگو منگل، ماکالی درگا، مدگری، کنڈپ، تنکور، کنگل، بیلور، دیا وندہلی۔

### جنوب میں 29

دانیا کن کوٹے، ہیرنڈور، کارور، پار متی، کوئمبتور، ستگایہ، وجیا منگل، ستگمہ گری، سلیا، ایروڈ، چکر گری، سیاد منگل، چیور، اونگی، کاویری، پوراحت گری، دھرم پوری، کنگیری کوٹے، کار مور چتر چاوڑی، دھار پور،

ہامنگل، ایلنا منڈور، تنجیری، کاویری پٹن، ستیہ منگل، چین گار، ویر بھدرا درگا، موز چوادو منڈیگل۔

## 102 رنبھیہ گاوی

سُل گری، رتن گری، ماگڑی، سنگلور، انکش گری، وام لور، بوری ہال۔

## حیدر علی نے فتح حاصل کر کے ان اضلاع کو میسور کی سلطنت میں ضم کر لیا

دوڈ بالا پور، آنیکل، ملباگل، ہوسکوٹے، بارہ محل میں 12، جاود پالیہ کلاوی، کلاوی نٹور، کنٹور گنڈ، جگدیو، واثباڑی، ترچور، سنگار پیٹ، گنگا گنڈہ، سدرشن گنڈہ، کرشن گری، یادن گنڈہ، گنی تعلق میں 21 ہو بلی کاڈماری، یادگی، دیسلپاڈو، بنگن حالے، مڈ کیرے، مماگاڈ، کو نکنڈل، پیرمالی، اولو ڈ، ننگیا نل، ہمی، یار تمن یان جارم، چکبالا پور، بنگلور، کولار، ورلیا کوٹے، دوڈ سریا، مڈ کسریا، پنکنڈہ، کوری کونڈے، رتن گری، تجنگل، پاگوپڑ، بنچاپٹ درگ، ہنڈے ورگ، ہنڈے اننت پور، اماک بن گان پلی، تمنایان پیالے، ہیرس ماڈا، ہننت گنڈہ، کالسوڈ، نرساپور، کیتن گڈ، نوسن چل تحفنل، پوڈٹ بندو، رامیشور، سوندرد، ہرپال، ہالکولاڈی، پالنڈ، تاڈپاری، تنور بو گندر، پلندوز، تاڈام، دوڈی، پیاول، کرور، کوڈ تی، چنجیکی۔

نگر کسب، اکرساگر، کاولی ورگ، شیموگہ، بنکی پور، ہولے ہنور، مہادیوا پور، شکاری پور، او گانی، کوماشی، آیانور، ترگار ہو نالی، انتم پور، آرگ، مندگدے، لکوتی، دانی داسا، آنے پنٹ، جڈیالی، چندر گتی، چین گری، کور تگیرے، ہری ہر، بسوا پٹن، منوتی، گی ہو سکلی، پالگھاٹ، چھیری، بیمل کوٹے، بلکین بیلن ہوسکوٹے، ترکیرے بنگا، چاوتر بنگال، دھاروڑ، کوبکی، بھدراینڈ، گجیندر گنڈہ، بادامی، جالی ہالو، امینہ گنڈہ، شرٹ لکشیشور، کوڈ کپنا کرناڈ، بیلاناڈو وغیرہ۔

انکولا کسب، شیو یشورا، باڈا، کاڈوار، اڈور، اننت پور، ماون ہولے، کوپتہ، تاو تندی، سورت، بیڈ منگل، بیلال رانیہ درگ۔

## پائیں گھاٹ کا حصہ

بار کور، کندا پور، کشال پور، کار کال، بجنگل، ہوناور، منگلور کوڈیال، سوڑپدرے، بسوا راج
ورگ، دریا بہادر گد، کوتور، کوٹیشور، وڈما، شنکر نارائن گوکرن، سیرامنیا، تنگوڑ، سال گونڈا، لال گاڈی،
نالا نڈوڈی، امز پور، کلیان ورگ، کوٹ چارو، بیکاڈمن، بنگلم کوٹے، سختے پد نور۔

## بلاری کسب

کور گوڑ، ہونور، دوان کل، دسوُر، ہادگی، اروا کونڈے، میچگے کوٹے گاڑ کانور (9)۔

## سوڈے کسب

سیر ور، کرور، ہاو، سالور، ہلکھانڈ، بجر گھتی، شیوتی، شانتا پور، ماگی، بیچال، میر جی، یادن گڈ،
منڈ گوڑ، تندی کٹے، بیجا پور، تونڈ سیما، من جگی، بنا پور، بیجا سی، سرسی، بنواسی، ناگور، سامبرانی، اولیو،
کولیناڈ، سدا شیو گڈھ، صونڈے، ہلی ہالو۔

## چتر ورگ کسب

نایکن ہٹی، ہوسدرگ، مونکالمور، ہریپور، سنگتی باگور، داو تگیرے، رام گیری، ہلیوڈ، مالٹ،
ووڈاری، مائی کونڈے، ہتھنگل، گنڈپہ، سدحاوتی، بدویلا، پارم میلا چینور، کاٹل پور، پاپڈی کالوا، دوڑدو، کام
کام، ڈوپاڑ، مارتنا، ڈونپاڈا، کوٹ کوٹ، ہلاسگل، گنجی کوٹ، جاملم واگ، کوئی لاکوٹا، ویمپالی، تندی منڈل،
شنکلد، ہلیالہ، کوٹ کول، واجی۔

## گزشتم گنڈہ

حولی، بلیر گونڈکو، گونڈ لور، راجگوٹی، کوماڑ کالوا، مدبلی، مال ویجل، بیڈپالیم، کوٹل بیڈوال،
کالی کوٹے، وداری تانہ پالیہ۔

# محمد علی کے صوبجات

## آرکاٹ کسب

آرنی، تماری، پنگماو، ترنا ملے، تندوانہ، کاویری پٹن، ہمنڈل، دھونی گنڈہ، متھاراگاڈ، کیلاس گنڈہ، گنڈی پاٹ، سات گنڈہ، جنجی، چیٹپٹو، بیر منگو، ترپاسورا، تروا کوز، تراتن ترکاٹ مئور، مدھیاڑ جن امنگر گنڈی، کوسمحاکوٹ، چد مبرا، کانچی، نیل چیری، توریور، کالرا، کرنانک گنڈہ، پولور، چتور۔

## باجگذار ریاستیں

کرنول، کیناتور، ساؤنور، ادھونی، بنگنور، چیتویل ملئیور، کنگلری، بلی لنڈور، منظر آباد، رائیدرگ، تلیچیری، بنٹور، کو گھونڈے کا چتراں، ونڈی کوٹے، موگراو، رامر وینکٹ گری، نری گنڈراو امتا نگمن پالیہ، گوکیڑ نایک، بلئی، گوپی نایک، ایاچی گوڈا، بیلئے مدگی، ڈومٹل کوچی، بمدوال، سُن کل، بہاؤنور، آنے گونڈی، پتر کالو، ڈلنگل، تہاردو نیلٹی، گنتا بن پالیہ، شر جاپور، دوڈ کوٹھے، نار ئیوان کال ہستی، میکال نایکمپالیہ، دوڈ واڈھنتی، اپنے نایک، سدور، دو ریاکشا کھنستم نایک، کن ہیلڈ۔

# ضمیمہ (ب)

## مختلف شعبے جو حیدر علی کے زیر نگرانی کام کرتے تھے

عبالت کچہری سیما، بارہ کچہری، بارہ گیرہ کچہری، کامر توشہ خانے، خاص پوشاک، شتر خانہ، کھاباری خانہ، عمارت خانہ، گارے ہتی، اپنچے کچہری، ہنون گروہتی، سودی خانہ، کاروان کچہری، اشاشم کچہری، وردیت، رڈو دگران (بڑا اناج کا ذخیرہ) نل سیدے (گھاس کی بندوی) کند چار کچہری، دو ہزار کچہری، توشک خانہ، کپڑا خانہ، فیل خانہ، گاڑی خانہ، توپ خانہ، جواہر خانہ، بنچولای، یے گروہتی، (بھینس کے بچھڑوں کا خانہ) بازار کلاں، بازار خورد، کاکائی کچہری، باتادار، لسپانے، چھوٹا اناج کا ذخیرہ، شاگرد پیشہ وغیرہ۔

برہمن، ہرکارے، کل کھتور، بیلی بھالے، چوپدار، جاب دار، شاستری، سالستری، تاتے، باگایت، تنکھات، دھوبی، بوجھے، نجاست کار، چیلی، زخم بندی، جوڑے والے، دھلایت، جھانسنڈ، شتر بھالے، کیمپ بالے کھار، سابردار، محل دار، پکالیز، گول انداز، حبشی، تاگاڑکے، خوری، مسالچی، صراف، جوہتر، ویدیز (حکیم) نکالیز، جتی (پہلوان) حمام خانہ، گھڑیال خانہ، حجام، چوار بردار، غلام، رن ویدیا (جنگی حکیم) تعلیم اللہ، منشی، دیکار، سنگیت گار، ناٹک شالے (ڈرامہ سکول) گوڑ ہوبلی منڈی (بکروں کی منڈی) اونٹ ہوبلی منڈی، درزی، جنگار، چترکار، غلبند، حلال خور، جولاہے، شاراون، گاڑی کار، باگون مالک، سارنگ والے، دانی ولیک، بلجے پایکا، صراف، لوہار، بودائی، ستار، شکل ڈنڈ باندی، چابوک ساور، چارویدار، مہاوت، پھلاری وغیرہ وغیرہ۔

# ضمیمہ (ج)

## فوجی افسروں کے نام

رسالدار

سنبار او گھورپاڑے، سبار او گنگی، سید وکیل، ادریس، سیاجی، ساگنگی، نبی بیگ، تاسی رام، صورت سنگھ، بلونت راؤ، چندر راؤبرکی، وکیل ولی خاں، یاسین خانت۔

جمعدار

شری پتی راؤ، عدو خاں، غازی خاں، سید یعقوب، ہرزدنگی، ہرتر پھاڑے، مین چودھری، ہرچودھری، بھاتنگ کھاترا، سنبار او خشتیہ، میر شاہ، راجے شاہ، محمد حسین، چترا سنگھ، چتروجی منڈو، رنجیت سنگھ، شیخ بھونڈے، محمد جعفر، شیواجی گھورپاڑے، اماجی، راجیندر، واجد خاں، بلجو جا، امجد خاں، مایانی (مادیا)، محمد ملک، سید یسین، گنگارام، نور اللہ، پیارا خاں، بجنگ راؤ واگھدے، ملارجی ہولکر، جمن جی پربھو وغیرہ۔

ماخذ:۔ آرکیالوجیکل سروے آف میسور سالانہ رپورٹ ۱۹۳۰ء میسور یونیورسٹی، طبع گورنمنٹ پریس، بنگلور ۱۹۳۲ء۔

HAIDER NAMA (Kannada manuscript) by IN'AMDR NALLAPPA (Abridged Version) Translated in to Urdu b: Dr.MOHAMMED SIBGHATULLA.

Copy right : Translator

First Edition: 2013

Pages: 44+4

Price Rs. 50/=

Copies available at

MALIK PUBLICATIONS

No.50-12 Aashiyana

4th Main Vasanthappa Block

Ganga Nagar. Bangalore 32